سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

منگل،2۔فروری 2016

(یوم الثلاثہ،22۔ربیع الثانی 1437ھ)

سولہویں اسمبلی:انیسواں اجلاس

جلد 19:شمارہ 3

229

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ2۔فروری2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت وسرمایہ کاری اور جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1۔ شیخ علاؤالدین: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مُلا عبدالقادر اور محترم قمرالزمان، جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا، کو نشان پاکستان دیا جائے۔

2۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مساجد کو بجلی کے بلوں میں عائد ٹی وی فیس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

3۔ میاں محمودالرشید: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعلیمی اداروں کا تحفظ ممکن بنایا جائے۔

4۔ جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں انجیوگرافی کی سہولت مہیا کی جائے۔

5۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ 16۔دسمبر کو آرمی پبلک سکول پشاور کے شہید بچوں کے نام سے منسوب کرتے ہوئے اسے بچوں کا قومی دن قرار دیا جائے۔

231

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

منگل، 2۔فروری 2016

(یوم الثلاثہ، 22۔ربیع الثانی 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔**

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمO

اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ
یَجِدُوۡنَہٗ مَکۡتُوۡبًا عِنۡدَہُمۡ فِی التَّوۡرٰىۃِ وَ الۡاِنۡجِیۡلِ ۫ یَاۡمُرُہُمۡ
بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ یَنۡہٰہُمۡ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَ یُحِلُّ لَہُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ
عَلَیۡہِمُ الۡخَبٰٓئِثَ وَ یَضَعُ عَنۡہُمۡ اِصۡرَہُمۡ وَ الۡاَغۡلٰلَ الَّتِیۡ کَانَتۡ عَلَیۡہِمۡ ؕ
فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِہٖ وَ عَزَّرُوۡہُ وَ نَصَرُوۡہُ وَ اتَّبَعُوا النُّوۡرَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ
مَعَہٗۤ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾ قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ
اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعَۨا الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ لَاۤ اِلٰہَ
اِلَّا ہُوَ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ۪ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ الَّذِیۡ
یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ کَلِمٰتِہٖ وَ اتَّبِعُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾

سورۃ الأعرَاف آیات157 تا 158

وہ جو (محمد) رسول (اللہ) کی جو نبی اُمی ہیں پیروی کرتے ہیں جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور بُرے کام سے روکتے ہیں اور پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں اور ان پر سے بوجھ اور طوق جو ان (کے سر) پر (اور گلے میں) تھے اتارتے ہیں۔ تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی۔ وہی مراد پانے والے ہیں (157) (اے محمد) کہہ دو کہ لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا (یعنی اس کا رسول) ہوں (وہ) جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندگانی بخشتا اور وہی موت دیتا ہے تو اللہ پر اور اس کے رسول پیغمبر اُمی پر جو اللہ پر اور اس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں ایمان لاؤ اور ان کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ (158)

وما علینا الا البلاغO

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

تو شمع رسالت ہے عالم تیرا دیوانہ
تو ماہِ نبوت ہے اے جلوہ جاناں ناں
اتنا تو کرم کرنا اے چشمِ کریمانہ
جب جاں لبوں پر ہو تم سامنے آجانا
دنیا میں مجھے تم نے جب اپنا بنایا ہے
محشر میں بھی کہہ دینا یہ ہے میرا دیوانہ
جی چاہتا تحفے میں بھیجوں میں اپنی آنکھیں
درشن کا تو درشن ہو نذرانے کا نذرانہ

سوالات

(محکمہ جات صنعت و تجارت، سرمایہ کاری اور جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت و تجارت، سرمایہ کاری، جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2452 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام چلنے والے تمام ٹیکنیکل ادارے بدترین بدانتظامی کا شکار و دیگر تفصیلات

*2452: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام چلنے والے اداروں میں تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) معیار کو بہتر بنانے اور نصاب کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں کیا چین، کوریا اور ملائیشیا کے ٹیکنیکل اداروں کے نصابات سے راہنمائی حاصل کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سب کے سب ٹیکنیکل ادارے بدترین بدانتظامی کا شکار ہیں۔طلباء کی کلاسز میں حاضری نہ ہونے کے برابر ہے اور لیبارٹریز میں معیاری عملی تعلیم (پریکٹیکلز) کا کوئی انتظام نہیں۔اساتذہ کی حاضری کی صورتحال بھی ٹھیک نہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ٹیوٹا اپنے زیر انتظام فنی و ووکیشنل تربیتی اداروں کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے مسلسل کوشاں ہے اور ٹیوٹا نے اس سلسلہ میں بہت سے اقدامات کئے ہیں جن میں سے چیدہ چیدہ اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. نئے اداروں کا قیام
2. موجودہ صنعتی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے سے موجود نصاب میں تبدیلی اور نئے نصاب کا اجراء
3. جدید ضروریات کے مطابق ملکی اور غیر ملکی اداروں کے تعاون سے نئے کورسز کا اجراء۔ ان اداروں میں جائیکا (جاپان)، سٹی اینڈ گلڈز (لندن)، برٹش کونسل اور یونیسکو وغیرہ شامل ہیں۔
4. 13-2012 کے دوران تمام اداروں کے سربراہان اور اساتذہ کے متعلقہ ٹریڈ وٹیکنالوجیز میں تکنیکی مہارت، انڈسٹریل ٹریننگ، تدریسی طریق کار اور مینجمنٹ ٹریننگ پروگرامز کے انعقاد کا خصوصی انتظام کیا گیا ہے۔ سال 2012 میں تقریباً تین ہزار اساتذہ کو ٹرینڈ کیا گیا ہے۔
5. سپیشل جرمن ماڈل ٹریننگ پروگرام جیاٹی (جرمن پاکستان ٹریننگ انیشی ایٹو) کے پلیٹ فارم سے منعقد کیا گیا ہے تاکہ طلباء کو معیاری ٹریننگ کے ساتھ مناسب روزگار کا اہتمام بھی کیا جا سکے۔
6. مزید برآں ٹیوٹا کے ماتحت اداروں کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے M&E کے نظام کو بہتر کیا جا رہا ہے۔

(ب) اٹھارہویں ترمیم کے بعد پورے ملک میں تعلیم کے یکساں معیار کو قائم رکھنے کے لئے نصاب بنانے کا کام نیشنل ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ٹریننگ کمیشن کے ذمہ ہے جو کہ انڈسٹری کے تعاون سے اس کے مطلوبہ معیار کے مطابق نصاب تیار کرتا ہے اور تمام صوبائی ٹیوٹا ادارے اس پر عملدرآمد کے پابند ہیں اس وقت نیشنل ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ٹریننگ کمیشن بین الاقوامی ڈونر ایجنسی GIZ کے تعاون سے ان نصابوں پر کام کر رہا ہے۔ جس کے لئے بین الاقوامی ماہرین کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ یہ نصاب بتدریج ٹیوٹا اداروں میں لاگو کئے جا رہے ہیں۔

(ج) ٹیوٹا کے انتظامی امور میں بدنظمی نہیں ہے اور ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں میں انتظامی امور میں بہتری کے لئے مندرجہ ذیل مؤثر اقدامات اٹھائے گئے ہیں:

1. ٹیوٹا ہیڈ آفس اور ضلعی دفاتر میں روزانہ طلباء اور اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے مربوط کمپیوٹرائزڈ نظام متعارف کیا گیا ہے۔
2. ٹیوٹا کے ماتحت اداروں کی روزانہ کی بنیاد پر اساتذہ، تمام سٹاف اور طلباء کی حاضری MIS سیکشن میں ای میل کی وساطت سے موصول ہوتی ہیں جو کہ رپورٹ کی صورت میں متعلقہ آفیسر کو جمع کروائی جاتی ہیں۔

3. جبکہ ماہانہ بنیادوں پر تمام ڈسٹرکٹ مینجرز اور اداروں کے سربراہان کی میٹنگز چیئر مین ٹیوٹا، چیف آپریٹنگ آفیسر کی زیر صدارت منعقد ہوتی ہیں جس میں اداروں کا تعلیمی و انتظامی امور پر تبادلہ خیال اور ان میں بہتری کے لئے اقدامات اٹھائے جاتے ہیں اور اگلی میٹنگ میں فرداً فرداً رپورٹ لی جاتی ہے۔

4. ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں میں جدید تربیتی سہولیات سے آراستہ لیبارٹریز اور ورکشاپس میں عملی تربیت کا مربوط نظام ہے اور طلباء کو باقاعدگی سے عملی تربیت دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ماضی میں جب اس محکمے کے دو مرتبہ سوالات آئے ہیں اس وقت بھی میں نے ان پر متوجہ کیا تھا۔ ہمارے ملک میں جو معاشی حالت اور معاشی ترقی کی صورتحال ہے اس پر تو میں تبصرہ نہیں کرتا لیکن ظاہر ہے کہ developed countries میں بہت سے مواقع ہوتے ہیں اور اگر ہم statistics کو اکٹھا کریں تو انڈیا کے لوگ ہمارے مقابلے میں developed countries میں زیادہ ہیں۔ اس کی بہت ساری وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے طلباء کو عربی زبان سکھاتے ہیں۔ میں نے ماضی میں بھی یہ بات کی تھی تو منسٹر صاحب نے کہا کہ بالکل مثبت تجویز ہے ہم اس پر عمل کریں گے۔ یہ جو باہر جانے کے لئے language barrier ہے وہ اس حوالے سے ٹھیک ہو جائے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ٹیکنیکل اداروں میں جہاں طلباء ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرتے ہیں وہاں عربی زبان سکھانے کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چوہدری محمد شفیق): جناب سپیکر! شکریہ۔ ڈاکٹر صاحب نے ماشاءاللہ بہت اچھی بات کی ہے کہ کسی ملک کی ترقی اور اس کے روشن مستقبل کے لئے ہمیں ٹیکنیکل اداروں کو کس طریقے سے بحال کرنا ہے اور ہم نے بے روزگاری ختم کرنے کے لئے کس طرح skilled persons تیار کرنے ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحب کو یہ یقین نہیں دلاتا بلکہ میں ان کو ان کی انفارمیشن کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اداروں میں skilled persons کے لئے جس طرح وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا وژن ہے کہ تین سال کے اندر اندر بیس لاکھ skilled persons تیار کرنے ہیں تاکہ ان کو باہر کے ملکوں میں بھیجا جائے اور وہاں جہاں وہ پاکستان کا نام روشن کریں وہاں اپنے لئے روزگار بھی مہیا کریں لہٰذا اس سلسلے کو مدنظر رکھتے ہوئے میں ڈاکٹر صاحب کو نہ صرف یقین دلاتا ہوں بلکہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو چیزیں انہوں نے کہی ہیں ان چیزوں کو نہ صرف ہم نے مدنظر رکھا ہے بلکہ ان کو لاگو بھی کر دیا ہے۔ ہم نے compulsory کر دیا ہے کہ وہاں

عربی زبان سکھائی جائے گی اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے Chinese Language Courses بھی شروع کر دیئے ہیں تاکہ جس طریقے سے ہمارے پاس چائنا کی انوسٹمنٹ آ رہی ہے یا وہاں کے لوگ آ رہے ہیں تو ہمیں translate type person بھی چاہئیں۔ ہمیں ان کے ساتھ کام کرنے والے لوگ چاہئیں۔ ہم نے اسی طریقہ سے قطر، سعودی عریبیہ اور UAE میں اپنے skilled persons کے لئے ان سے رابطے کئے ہیں، ان کی ڈیمانڈ لی ہے اور اس لئے ہم نے compulsory کر دیا ہے کہ عربی اور چائینیز جو بھی شخص سیکھنا چاہے اس کے لئے ہم نے علیحدہ کورسز شروع کر دیئے ہیں۔ جب تک وہ چائینیز اور عربی زبان نہیں سیکھے گا اس وقت تک ہم اس کو سرٹیفکیٹ نہیں دیں گے لہٰذا یہ آپ کا اور ہم سب کا مسئلہ ہے۔ ہم نے ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھا ہوا ہے اور انشاء اللہ ہم اس کو complete بھی کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو منسٹر صاحب نے عربی اور چائینیز زبان کے حوالے سے جواب دیا ہے، میں اس پر ان کی تحسین کرتا ہوں کہ اس حوالے سے انہوں نے اچھا decision لیا ہے اور اللہ اس میں برکت نصیب فرمائے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو 20 لاکھ skilled persons تیار کرنے کی منصوبہ بندی ہے۔ ماضی میں بھی ہمارے skilled persons تیار ہوئے ہوں گے تو کیا ان سب کا data maintain کرنے اور پھر جہاں جہاں غیر ممالک میں vacancies آتی ہیں اس میں ان بچوں سے رابطہ کر کے جو اس پر کوالیفائی کرتے ہیں ان کو وہاں تک پہنچا دینے کے حوالے سے محکمے میں کوئی mechanism ہے؟ میں یہ عرض کروں گا کہ جو اچھے ادارے ہیں وہ اس کا ریکارڈ رکھتے ہیں مثال کے طور پر بہاولپور میں ہمارے ایک بچے نے اٹلی سے Hotel Management Course کیا، ہر سال اُن کا parent ادارہ وہاں سے ٹیلیفون کر کے رابطہ کرتا ہے کہ کیا آپ settle ہیں ورنہ ہم آپ کے لئے کوئی جگہ تلاش کریں؟ چونکہ وہ settle ہے اس لئے وہ ہر دفعہ کہہ دیتا ہے کہ میں settle ہوں۔ مجھے اُس کی یہ بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ وہ کس طرح اپنے بچوں کو follow کرتے ہیں۔ وفاقی حکومت پر نہ چھوڑیں کیونکہ یہ پنجاب کا معاملہ ہے لہٰذا کیا ہمارا پنجاب کا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ ہماری Embassies کے ذریعے اس قسم کا کوئی mechanism باضابطہ طور پر رکھتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم نے اپنے اداروں میں آئی ٹی کو develop کرنے کے لئے بہت سارے آئی ٹی experts کو jobs دی ہیں۔ یہ صرف اسی سلسلے کی کڑی ہے کہ ہمارا پورے کا پورا network ہماری website پر ہوگا جس میں وہ تمام بچے جو ٹریننگ حاصل کریں گے اُن کا نام، ولدیت، ان کا شناختی کارڈ، ایڈریس اور جس جگہ پر جس ادارے اور جس چیز میں انہوں نے ٹریننگ لی ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس website پر جائے گا۔ ہمارا لیبر ڈیپارٹمنٹ راجہ اشفاق سرور صاحب کی قیادت میں اور ہمارے ٹیوٹا کے ادارے کے کچھ لوگوں نے مختلف ممالک قطر، UAE کے دورے کئے ہیں، اُن سے رابطے کئے ہیں اور اُن سے ان کی demand پوچھی ہے کہ آپ کی کس قسم کی demand ہے اسی حساب سے ہم نے اپنے کورسز شروع کئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو تین چار ماہ کے اندر جتنے بچے اس پروگرام سے فائدہ اٹھائیں گے اُن کا پورا data آپ کے سامنے آئے گا اور اگر اُن لوگوں کو ضرورت پڑے گی تو وہ اس data کو دیکھ کر ہمیں بتا سکتے ہیں کہ ہمیں اس قسم کے بچے درکار ہیں۔ ہمارے پورے ادارے اُن کے ساتھ اور اس ملک میں ہر جگہ پر touch ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ساری چیزیں آپ کو website پر ملیں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا آخری سوال یہ ہے کہ میں اور آپ سب اس چیز کو بھگتتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا آخری سوال نہیں بلکہ آخری ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آخری ضمنی سوال ہے۔ نیچے سے لے کر اوپر تک کرپشن ہر level پر systemize ہو گئی ہے۔ اسی طرح سرکاری دفاتر اور ٹیکنیکل اداروں کے اندر بالخصوص ہمارے انجینئرز صاحبان ہر ٹھیکے میں سے کمیشن لینا تنخواہ کے علاوہ اپنا حق سمجھتے ہیں اور ہر پراجیکٹ کو برباد کر دیتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہماری اللہ کے ہاں جوابدہی اور اخلاقیات بالکل shatter ہو گئی ہیں۔ اس کے لئے محکمہ بچوں کی تربیت ایسی کرے کہ بندہ اللہ کے خوف سے قوم کو باہر جا کر اور یہاں بھی honestly serve کرے جس کا انتظام تعلیم کے ذریعے سے ہی ہونا ہے۔ ہمارے ٹیکنیکل اداروں میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت کا کیا انتظام ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ متعلقہ سوال تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے پوچھ لیا ہے تو کوئی بات نہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے یہ سوال پوچھا ہے۔ میں حکومتِ پنجاب کا ایک نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اس سوال کا جواب بالکل دوں گا اور میرا حق بنتا ہے کہ میں جواب دوں۔ جہاں تک انہوں نے کرپشن کے سلسلے میں بات کی ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے اداروں میں کرپشن ہوتی ہوگی۔ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم اس کرپشن کی نشاندہی کریں، اس حوالے سے میں بھی شامل ہوں اور پبلک کے تمام نمائندوں کا right بنتا ہے کہ وہ کرپشن کی نشاندہی کریں۔ آپ کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے یہ چیلنج کیا ہے کہ ہم نے کرپشن کے خاتمہ کے لئے ہر قسم کے steps اٹھانے ہیں۔ جو شخص بھی کرپشن میں پکڑا گیا اُس کو کسی قسم کی کوئی معافی نہیں ہے اور کوئی سفارش نہیں ہے۔ آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ ہم اور آپ سب اسی معاشرے میں رہتے ہیں جس میں اچھے اور بُرے لوگ بھی ہیں لیکن یہ اپنے ضمیر کی بات ہوتی ہے۔ جہاں پر ہمارے اداروں نے ٹریننگ دینی ہے وہاں ہمارے والدین کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے گھر کے ماحول کو بہتر کریں، بچوں کو اس قسم کی اخلاقی تربیت دیں تاکہ آنے والے وقت میں وہ اس ملک، اس صوبے اور اپنے والدین کی خدمت کر سکیں۔ جب تک ہم سب معاشرہ مل کر ان برائیوں کو دُور نہیں کریں گے اُس وقت تک یہ معاشرہ ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ گورنمنٹ کسی کے اندر انجکشن ٹھونس دے گی کہ ہم نے یہ چیز کرنی ہے۔ ہم جب اداروں میں جاتے ہیں تو وہاں بارہا ہم اُن اساتذہ کو lesson دیتے ہیں کہ بچے آپ کے پاس آتے ہیں لہٰذا آپ بھی تربیت کریں۔ استاد کا احترام اپنی جگہ پر موجود ہے وہ بھی اخلاقی اقدار کو مدنظر رکھتے ہوئے بچوں کو تربیت دیں۔ ہم سب کی ذمہ داری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب میں ہم نے کرپشن کو ختم کرنا ہے۔ جیسے آپ نے انجینئرز کا حوالہ دیا ہے تو کرپشن کو ختم کرنے کے لئے checking کا نظام بنایا ہے کیونکہ سب سے پہلے ہم اپنے معیار کو بہتر کریں، معیار کے ساتھ ساتھ کرپشن کو ختم کریں، حکومتِ پنجاب اس سلسلے میں سخت ترین اقدام اٹھا رہی ہے اور انشاء اللہ ان کا ہم قلع قمع کریں گے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں نے ایک چھوٹی سی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟ اس میں تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! صرف ایک ضمنی سوال ہے۔
MR SPEAKER: No, please have your seat.

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! صرف ایک سوال کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔آپ کی بڑی مہربانی۔جی، اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔
MRS SHAMEELA ASLAM: On her behalf.

جناب سپیکر: جی، on her behalf سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 2632 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سفاری پارک لاہور میں لگائے گئے کیمرے و دیگر تفصیلات

*2632: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سفاری پارک لاہور میں سکیورٹی نظام کی بہتری کے لئے کل کتنے کیمرے لگائے گئے نیز یہ کیمرے کس کمپنی سے خریدے گئے؟

(ب) سفاری پارک میں سکیورٹی نظام کی بہتری کے لئے خریدے گئے کیمروں کے لئے کن کن مقامی اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا نیز کس کمپنی نے یہ آفر قبول کی؟

(ج) سفاری پارک لاہور میں کل کتنی مالیت کے کیمرے لگائے گئے نیز ان کیمروں میں کتنے کام کر رہے ہیں اور کتنے ناکارہ ہو چکے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) سفاری پارک لاہور میں سکیورٹی کے لئے 32 کیمرے لگائے گئے تھے۔یہ کیمرے حسب ذیل کمپنیوں سے خریدے گئے ہیں:

i. 07-2006 میں 25 عدد کیمرے میسرز وائٹل انٹرنیشنل 110 بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور سے خرید کئے گئے۔

ii. 10-2009 میں 7 عدد کیمرے میسرز فون ورلڈ، 46-The Mall الفیصل مارکیٹ ہال روڈ لاہور سے خرید کئے گئے۔

(ب) 32 کیمروں کی خریداری کے لئے اشتہار روزنامہ "جنگ" اور روزنامہ "نیشن" لاہور میں دیا گیا تھا۔ میسرز وائٹل انٹرنیشنل 110 بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور اور میسرز فون ورلڈ، The Mall-46 الفیصل مارکیٹ ہال روڈ لاہور نے یہ آفر قبول کی تھی۔

(ج) سفاری پارک لاہور میں 3592205 روپے مالیت کے کل 32 کیمرے لگائے گئے تھے۔ DVR اور انڈر گراؤنڈ وائرنگ مکمل خراب ہونے کی وجہ سے یہ کیمرے بند پڑے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ سفاری پارک لاہور میں کل کتنی مالیت کے کیمرے لگائے گئے نیز ان کیمروں میں کتنے کیمرے کام کر رہے ہیں اور کتنے ناکارہ ہو چکے ہیں؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ سفاری پارک لاہور میں تقریباً 35 لاکھ 92 ہزار 205 روپے مالیت کے کل 32 کیمرے لگائے گئے جبکہ DVR اور underground wiring مکمل خراب ہونے کی وجہ سے یہ کیمرے بند پڑے ہیں۔ یہ سوال 17۔ ستمبر 2013 کو جمع کروایا گیا اور محکمہ نے 20۔ مئی 2014 کو جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اُن سے یہ پوچھتے ہیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں اس کا present status جاننا چاہتی ہوں کہ کیا تا حال ابھی تک کیمرے چالو نہیں کئے گئے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بتائیں کہ یہ کیمرے ابھی خراب پڑے ہیں یا کام کر رہے ہیں، اس کی latest position کیا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! وہاں کھدائی سے کیبل کٹ جانے کی وجہ سے یہ کیمرے اس وقت بند پڑے ہیں لیکن دوبارہ ہم اس دفعہ ایک نئی سکیم لے کر آ رہے ہیں۔ 70 لاکھ روپے کی یہ سکیم ہے جو 17-2016 کی ADP میں شامل کی جا رہی ہے اور انشاء اللہ یہ نئے کیمرے لگائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: اکٹھے کس طرح کاٹ دیئے گئے اور اتنا نقصان آپ کیسے برداشت کریں گے، مجھے اس کی سمجھ نہیں آ رہی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! 2014 میں کھدائی کے دوران کیبل کٹ گئی جس کی وجہ سے یہ کیمرے off ہو گئے۔اُن کو مرمت کرنے کی کافی کوشش کی گئی لیکن وہ فعال نہیں ہو سکے اس لئے ہم سکیورٹی کے لئے دوبارہ نئے کیمروں کا بندوبست کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کیبل کس طرح کٹ گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! یہ underground کیبل تھی جو کھدائی کے دوران کٹ گئی جس کی وجہ سے یہ کیمرے ناکارہ ہو گئے اور اس وقت بند ہیں۔ نئے کیمرے لگانے کی ایک نئی سکیم لا رہے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: I am not satisfied. جی، محترمہ! فرمائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ کیبل کٹ جانے سے کیمرے غیر فعال ہو گئے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ 2016 میں نئے کیمروں کے لئے بجٹ پاس ہو گا اور نئے کیمروں کی دوبارہ سے installment ہو گی تو جو کیمرے لگے ہوئے ہیں اُن کی اگر محکمہ صرف کیبل change کر دے تو اس سے کیمرے operative ہو جائیں گے۔ یہ صرف سمجھنے کی بات ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ سکیورٹی کو risk میں ڈال کر دو سال تک انتظار کریں کہ اگلے سال نیا بجٹ آئے گا تو پھر ہم منظوری لیں گے اور ہم پھر اس قوم کا اربوں روپیہ برباد کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، میں اُن سے پوچھتا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ میں ذرا اُن سے پوچھ لوں۔ منسٹر صاحب! یہ کیبل کٹی ہے مگر خراب کیمرے ہو گئے ہیں، مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ ان کیمروں کو مرمت کر کے ٹھیک کرنے کی بڑی کوشش کی گئی لیکن وہ فعال نہیں ہو سکے اور مرمت کامیاب نہیں ہو سکی اس لئے ہم ایک نئی سکیم لا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس کی ذمہ داری کس پر ڈالیں گے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! جس کمپنی نے یہ کیمرے لگائے تھے اس پر اس کی ذمہ داری آتی ہے اور اس کو جرمانہ بھی کیا گیا ہے۔ اب ہم بغیر wiring کے کیمرے لگا رہے ہیں۔ انشاء اللہ اب یہ کیمرے لگیں گے تو فعال ہوں گے اور سکیورٹی کا بہترین انتظام ہو گا۔ اس وقت بھی ہم security manpower وہاں پر کر رہے ہیں اور پندرہ سکیورٹی گارڈز نے سفاری پارک میں سکیورٹی کا انتظام سنبھالا ہوا ہے جو کہ بہترین طریقے سے سکیورٹی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ وہ سکیورٹی تو کرتے ہوں گے لیکن بات تو صرف یہ ہے کہ ان کیمروں کے متعلق انہوں نے پوچھا ہے تو آپ انہیں سمجھا دیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! شکریہ۔ اگر وزیر موصوف اس پر تھوڑی سی روشنی ڈال دیں کہ انہوں نے کیمروں کی مالیت لکھی ہے اور ایک کیمرہ کی مالیت ایک لاکھ 15 ہزار روپے بنتی ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ یہ کس قسم کا سلطانی کیمرہ ہے جو اتنا مہنگا ہے کیونکہ آج ایک کیمرے کی اوسط قیمت اور آپ چیک کروا سکتے ہیں کہ ہماری اسمبلی میں بھی لگے ہوئے ہیں، مہنگے سے مہنگا وائر لیس کیمرہ پچاس ہزار روپے کا ہے۔ ایک لاکھ 15 ہزار روپے کا کیمرہ ہے اور اگر اس کے ساتھ انہوں نے deal کی ہے جبکہ ابھی کرپشن کے خلاف تقریر ہو رہی تھی تو میں ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اسے جب چیک کیا جائے گا تو اس میں بھی کرپشن سامنے آئے گی کیونکہ 35 لاکھ روپے میں بھی کرپشن کی گئی ہے۔ بات یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ جس کمپنی نے لگائے ہیں وہ ذمہ دار ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! تو پھر اسے کٹہرے میں کیوں نہیں لائے جو چار سال میں ایک تار نہیں لگا سکے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میں گزارش یہی کر رہا ہوں کہ جس کمپنی نے یہ کیمرے لگائے تھے اس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اسے جرمانہ بھی کیا گیا ہے جبکہ تکنیکی طور پر اب یہ کیمرے مرمت نہیں ہو سکتے اس لئے نئے کیمرے لگائے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3836 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ سے متعلقہ تفصیلات

*3836: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کے موجودہ پرنسپل کا عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ میں کبھی سال میں 100 سے زائد بچے داخل نہ کئے گئے ہیں صرف موجودہ سال میں 120 طالب علم داخل کئے گئے ہیں جبکہ پرائیویٹ کالجوں میں تعداد ہزاروں میں ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ کالج میں DAE سے آگے کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ میں پرنسپل محمد اکرم کا بحیثیت پرنسپل عرصہ تعیناتی 10 سال ہے، وہ 2005 میں بحیثیت پرنسپل اس کالج میں تعینات ہوئے تھے اور تاحال اسی کالج میں پرنسپل ہیں۔

(ب) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ میں تین سالہ کورس DAE میں اوسطاً 120 طالب علم داخل ہوتے رہے ہیں۔ اس سال خاص طور پر DAE میں 2nd شفٹ میں الیکٹرونکس ٹیکنالوجی میں داخلے کرنے اور تمام ٹیکنالوجیز میں داخلے بڑھانے کی بناء پر کل 245 داخلے کئے گئے ہیں جبکہ شارٹ کورسز میں 200 طالب علم بھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ 2006 میں گورنر پنجاب کے احکامات پر گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کی "جوڑاسیان" دیہات میں واقع 196 کنال پر محیط اصل بلڈنگ، رچنا کالج آف انجینئرنگ کو دے دی گئی اور گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کو شاہین آباد جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پر واقع 14 کنال پر محیط "ایگریکلچرل مشینری ٹریننگ سکول" میں شفٹ کر دیا گیا جہاں موجودہ جگہ کے حساب سے maximum داخلے کئے جا رہے ہیں جبکہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کی 48 کنال پر محیط نئی بلڈنگ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے جہاں داخلہ جات کی تعداد اوسطاً چھ گنا بڑھ جائے گی۔

(ج) ٹیوٹا کے اداروں میں کسی بھی کورس کا آغاز متعلقہ انڈسٹری کی ہنر مند افرادی قوت کی طلب اور سفارشات کی بناء پر کیا جاتا ہے۔ اسی حوالے سے گوجرانوالہ کی انڈسٹری کی سفارشات پر DAE کے آگے والا کورس "پوسٹ ڈپلومہ بائیو میڈیکل" کے علاوہ DAE، سول اور DAE میکاٹرونکس کو منظور کرتے ہوئے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کی نئی بلڈنگ کی تکمیل کی جا رہی ہے جو کہ امسال بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ مذکورہ کالج کے حوالے کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ میں کبھی سال میں 100 سے زائد بچے داخل نہ کئے گئے ہیں، صرف موجودہ سال میں 120 طالب علم داخل کئے گئے ہیں جبکہ پرائیویٹ کالجوں میں تعداد ہزاروں میں ہے؟ جواب میں فرمایا گیا ہے کہ اس سال ٹوٹل 245 طالب علموں کو داخلہ دیا گیا ہے جبکہ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب سے یہ کالج بنا ہے، ایک تو یہ ضلع کا واحد گورنمنٹ ٹیکنیکل کالج ہے، اس کے علاوہ وہاں پر اور کوئی سرکاری ادارہ نہ ہے تو جب سے یہ ادارہ بنا ہے تب سے چار ٹیکنالوجیز، الیکٹریکل، الیکٹرونکس، مکینیکل اور انسٹو مینٹیشن میں صرف ڈپلومہ کروایا جا رہا ہے۔ آج تک کسی ٹیکنالوجی میں اضافہ کیا گیا ہے، طلباء کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے اور نہ ہی ڈپلومہ سے آگے کوئی تعلیم کا بندوبست کیا گیا

ہے تو اس میں کن افراد کی لاپروائی کہہ لیں، negligence کہہ لیں یا کچھ بھی کہہ لیں، اس کی وضاحت وزیر موصوف فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چوہدری محمد شفیق): جناب سپیکر! شکریہ۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ موجود تھا اور وہاں جوڑا سیان کے مقام پر یہ کالج موجود تھا جس کی بہت بڑی بلڈنگ تھی اور یہ بہت بڑا ادارہ تھا جو گوجرانوالہ کی انڈسٹری کو مدنظر رکھتے ہوئے بنایا گیا تھا لیکن حکومت پنجاب نے گوجرانوالہ کے لئے انجینئرنگ ٹیکنالوجی یونیورسٹی دی تو اس کے لئے بلڈنگ درکار تھی اور بلڈنگ موجود نہ تھی لہٰذا حکومت پنجاب نے وہ بلڈنگ جو 41 ایکڑ پر موجود تھی وہاں یونیورسٹی قائم کر دی اور جب یونیورسٹی قائم ہوئی تو ہمارے پاس وہاں پر کوئی بلڈنگ نہ رہ گئی تھی۔ حکومت پنجاب نے 225 ملین روپے دیئے جس سے ہم نئی بلڈنگ تیار کر رہے ہیں۔ ہم نے محکمہ زراعت کی تھوڑی سی جگہ تھی جہاں پر اس کالج کو شفٹ کیا اور داخلے شروع کئے تو اس حوالے سے ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ گیا۔ بچوں کے بیٹھنے کے لئے جب زیادہ جگہ نہیں ہوگی اور وہاں پر کام نہیں ہوگا تو صاف ظاہر ہے کہ کچھ بچے پرائیویٹ اداروں میں جائیں گے تو اس چیز کو ختم کرنے کے لئے 225 ملین روپے سے بننے والی بلڈنگ تیاری کے آخری مراحل میں ہے۔ ہم نے بچوں کے داخلے شروع کر دیئے ہیں جیسا کہ انہوں نے خود ہی بتایا ہے کہ 200 بچے ایک ہیں، 225 بچے اور ہیں اور مختلف مکینیکل میں، سول میں اور الیکٹریکل میں ہیں تو ستمبر 2016 سے اس بلڈنگ میں یہ ادارہ انشاء اللہ شفٹ ہو جائے گا اور انشاء اللہ اس سے چھ گنا بڑھ کر وہاں بچے داخل ہوں گے۔ ہم ان کو یقین دلاتے ہیں اور اس میں نئے نئے کورسز بھی انشاء اللہ تعالیٰ شامل کئے جا رہے ہیں تاکہ وہاں کی انڈسٹری کی ڈیمانڈ پوری ہو۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اس کی اصل بلڈنگ جوڑا سیان ایک گاؤں میں 196 کنال رقبہ پر یہ کالج موجود تھا اور جب یہ کالج 196 کنال جگہ پر مشتمل تھا تو اس وقت بھی اس کے طالب علموں کی تعداد کبھی بھی 100 سے زیادہ نہیں ہوئی اور حکومت پنجاب نے بڑا اچھا کیا ہے کہ وہ جگہ انجینئرنگ یونیورسٹی کو دے دی ہے اور اب ماشاء اللہ وہاں پر انجینئر بن رہے ہیں۔ وہ جگہ ہمارا asset تھا جو کہ ضائع ہو رہا تھا تو اب جس جگہ پر کالج واقع ہے اس کی جگہ انہوں نے خود لکھا ہے کہ 14 کنال جگہ ہے اور میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس ایوان میں چند مرلوں میں 371 ایم پی ایز کو بٹھا دیا ہے جبکہ یہ 14 کنال میں صرف ایک سو یا دو سو سے زائد طالب علم آج تک داخل

نہیں کر سکے اور پھر وہاں پر جو پرائیویٹ کالجز ہیں وہ بے شمار ہیں جو کہ بھاری فیسیں بھی لے رہے ہیں اور ان کے پاس جگہ بھی کم ہے لیکن اس کے باوجود وہاں پر طلباء وطالبات کی تعداد زیادہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ سرکاری ادارے طلباء وطالبات کو خود سے داخلہ نہیں دیتے اور ان کی دلچسپی نہیں ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے جو میری قوم کے ساتھ ظلم وزیادتی ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میرے دوست جو باتیں کہہ رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: انصاری صاحب! یہ ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! بنتا ہے کیونکہ پرائیویٹ کالجز فیسیں بھی لے رہے ہیں اور کمائی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ان سے جواب لیتے ہیں لیکن یہ بنتا نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں اپنے دوست کی تمام باتوں کو accept کرتا ہوں اور مانتا ہوں کہ کوتاہی بھی ہو سکتی ہے لیکن ہماری پوری کوشش ہے کہ ان کوتاہیوں کو دور کریں۔ میں ان سے خود رابطہ قائم کروں گا اگر کسی جگہ پر کوئی کوتاہی پائی گئی تو ہم ان کے خلاف انشاء اللہ تعالیٰ کارروائی کریں گے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں ہمارا ٹیوٹا کا ادارہ دن رات محنت کر رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اگر کسی جگہ پر کمی رہی تو ہم ان خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ جس طریقے سے میرے دوست نے یہ کہا ہے کہ ہم سپیکر صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے 376 ایم پی ایز یہاں پر سنبھالے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! 376 ایم پی ایز تو ہیں ہی نہیں بلکہ 371 ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ٹھیک ہے لیکن اگر ان کی بھی طلباء کی طرح حاضری لگے تو شاید یہاں پر بھی بہت سارے غیر حاضر پائے جائیں۔ شکریہ

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جز(ج) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا حکومت مذکورہ کالج میں DAE سے آگے کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟ اس کے جواب میں جو بتایا گیا ہے وہ سراسر غلط ہے اور غلط بیانی کر کے ایک تو ایوان کو mislead کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے گوجرانوالہ کی انڈسٹری کی سفارشات پر ڈی اے ای سے آگے والا کورس "پوسٹ ڈپلومہ بائیو میڈیکل" کے علاوہ ڈی اے ای، سول اور ڈی اے ای میکاٹرونکس کو منظور کرتے ہوئے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کی نئی بلڈنگ کی تکمیل کی جا رہی ہے جو کہ امسال بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ مذکورہ کالج کے حوالے کر رہا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ایک تو یہ انہوں نے جو منظوری دی ہے اس منظوری کا اگر نوٹیفکیشن کر دیا گیا ہے تو وہ نوٹیفکیشن ایوان میں پیش کر دیں اور دوسرا انہوں نے کہا کہ اس سال بلڈنگ take over کی جا رہی ہے یعنی 2015 میں تو چونکہ میں وہاں کا رہائشی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: کون سا سال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! 2015 کے متعلق کہا گیا ہے کہ ہم اس بلڈنگ کو take over کر لیں گے جبکہ اب 2016 شروع ہو چکا ہے لیکن ابھی تک اس بلڈنگ کو انہوں نے take over کیوں نہیں کیا، اس میں ان کی کوئی کوتاہی ہے یا بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی ہے، یہ دونوں غلط بیانیاں کی گئی ہیں تو اس حوالے سے وضاحت کریں کیونکہ انہوں نے جواب غلط دیا ہے تو یہ ان کے خلاف کیا کارروائی کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں غلط بیانی کی گئی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس سلسلے میں ہماری کوئی غلط بیانی نہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جون 2016 سے پہلے پہلے بلڈنگ مکمل ہو رہی ہے اور ستمبر میں وہاں پر داخلے شروع ہو رہے ہیں جبکہ ہم نے جواب میں بتایا ہے کہ نئے کورسز وہاں کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر شروع کر رہے ہیں بلکہ ان کورسز میں طلباء داخلے لے رہے ہیں۔ یہ ہمارے ساتھ بیٹھیں اور اگر کسی جگہ پر کوئی ایسی چیز محسوس کرتے ہیں تو ہم اس کا انشاء اللہ تعالیٰ ازالہ کریں گے اور اسے دور کریں گے

اوران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہاں پر اگر کہیں کوئی کوتاہیاں ہیں تو وہ بتائیں جن کا ہم ازالہ بھی کریں گے اوران کے خلاف کارروائی بھی کریں گے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اگر انہوں نے کوئی چیز نوٹ کی ہے تو اس کی وضاحت کریں میں تو نشاندہی کر رہا ہوں، میں تو شور ڈال رہا ہوں کہ یہ غلط بیانی کی گئی ہے۔ اگر نئی کلاسز کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے تو براہ مہربانی وہ نوٹیفکیشن کی کاپی ہمیں مہیا کر دیں اگر یہ جاری نہیں کیا گیا تو پھر تو انہوں نے غلط بیانی کی ہے منسٹر صاحب جا کر وزٹ کریں بلڈنگ بھی مکمل ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے کہ اس تاریخ کو ہم اس کو تکمیل تک پہنچائیں گے اور داخلے شروع کر دیں گے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! 2015 کی یقین دہانی بھی انہوں نے کروائی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح نہ کریں یہ بات آپ کی اچھی نہیں لگی کہ ہر بات پر آپ کہتے ہیں غلط بیانی کی گئی ہے۔ مہربانی تشریف رکھیں اور اگر کوئی ایسی بات ہے تو لکھ کر ان کے نوٹس میں لائیں اور مجھے بھی بتائیں۔ جی، اگلا سوال نمبر 3998 جناب قاضی احمد سعید صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! on his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3998 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے قاضی احمد سعید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: لکڑی چوری سے متعلقہ تفصیلات

*3998: قاضی احمد سعید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سال 2007 سے 2010 تک لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان مقدمات میں محکمہ ہذا کے کتنے اور کون کون سے ملازمین ملوث پائے گئے اور ان ملوث ملازمین کے خلاف کیا کارروائی کی، تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں دوران سال 2007 سے 2010 لکڑی چوری کے درج ذیل مقدمات درج کروائے گئے۔

(ایف آئی آر)

سال	تعداد مقدمات	مالیت
2007	20	-/6770660روپے
2008	26	-/2356340روپے
2009	49	-/5726420روپے
2010	89	-/6764490روپے
کل تعداد	184	-/21617910روپے

(ب)

(1) ان مقدمات میں محکمہ ہذا کا کوئی ملازم ملوث نہ تھا۔ تاہم عدم پیروی مقدمات خارج ہونے کی وجہ سے درج ذیل ملازمین کو ریکوری ڈالی گئی۔

نام ملازم	مقدمہ نمبر	مالیت روپے	حکمنامہ نمبری وتاریخ
1۔ مسٹر توقیر احمد فارسٹ گارڈ	50/08،85/09	-/128250	RFD/132 مورخہ 12-03-16
2۔ مسٹر شہزادا فضل فارسٹ گارڈ	750/08،53/09	-/50200	RFD/133 مورخہ 12-03-16
3۔ مسٹر افتخار حسین فارسٹ گارڈ	427/09،455/09	-/113300	RFD/134 مورخہ 12-03-16
4۔ مسٹر فیض رسول فارسٹ گارڈ	27/09	-/51960	RFD/135 مورخہ 12-03-16
5۔ مسٹر محمد شاہد فارسٹ گارڈ	21/09	-/39400	RFD/136 مورخہ 12-03-16
6۔ مسٹر رحیم گل فارسٹر	399/08	-/33200	RFD/137 مورخہ 12-03-16
7۔ مسٹر محمد اقبال، فارسٹ گارڈ	456/08،30/09، 145/09،147/09	-/438800	RFD/138 مورخہ 12-03-16
8۔ مسٹر محمد سلیم پتانی فارسٹ گارڈ	86/09،458/09	-/120400	RFD/139 مورخہ 12-03-16
9۔ مسٹر محمد اقبال ولد یار محمد فارسٹ گارڈ	122/07،134/07، 324/08،341/08	-/689000	RFD/140 مورخہ 12-03-16
کل	19 Nos	-/1664450روپے	

2۔ سرکاری ملازمین جو درخت / لکڑی چوری میں ملوث پائے گئے ان کے خلاف پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے ان کو جو سزائیں دی گئیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں ضلع رحیم یار خان میں سال 2007 سے 2010 تک لکڑی چوری کی 184 ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 184 میں سے کتنی ریکوری ہوئی ہے، کتنی ایف آئی آرز پایۂ تکمیل تک پہنچی ہیں اور کتنے چوروں کو سزا ہوئی ہے کہ اب وہ آئندہ یہ جرم نہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! جواب بڑی تفصیل کے ساتھ دیا گیا ہے ریکوری کی amount بھی لکھی ہے اور جن جن ملازمین کے خلاف کارروائی ہوئی ہے اُس کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی 2010 تک جتنی ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں، جتنا جرمانہ ہوا ہے اور جتنی ریکوری ہوئی ہے اُس کی مکمل تفصیل جواب میں درج ہے۔

جناب سپیکر: جی، تفصیل تو درج ہے اس میں سارا کچھ لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ریکوری کا ذکر نہیں کیا گیا مالیت کا ذکر کیا گیا ہے یہ جواب پڑھ لیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ریکوری کی مالیت لکھی ہوئی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! یہ 184 ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں اور اتنی مالیت کی لکڑی چوری ہوئی ہے منسٹر صاحب خود پڑھ لیں، سیکرٹری صاحب سے پڑھا لیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب یہ تمام ریکوری ہیں یا کیا مالیت ہے یہ تمام ریکوری ہو چکی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! مقدمے کے نمبر بھی درج کئے گئے ہیں اور مالیت بھی درج کی گئی ہے اور اس میں جن جن کے خلاف کارروائی ہوئی ہے وہ بھی اس میں تفصیل کے ساتھ درج ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ اس کو خود بھی پڑھ لیں جز(الف) میں جو مالیت لکھی گئی ہے وہ لکڑی کی قیمت ہے جس قیمت کی لکڑی چوری ہوئی ہے یہ ریکوری والی مالیت نہیں ہے۔ اگر یہ کہتے ہیں ریکوری والی ہے تو یہ ہاؤس کے اندر بیان دے دیں اس کو چیک کروا لیتے ہیں۔

وزیرجنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں ڈاکٹر صاحب اس میں بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے ایک ایک ریکوری کا ذکر بھی کیا گیا اور جتنی مالیت کی لکڑی چوری ہوئی تھی اُس کا ذکر بھی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں ریکوری کا کونسا خانہ تلاش کروں ریکوری کی amount جو پوچھ رہے ہیں وہ تو آپ نے بتائی نہیں۔ کیا جو مالیت بتائی ہے یہ ریکوری کی amount ہے؟

وزیرجنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! یہ ریکوری کی amount ہے۔

جناب سپیکر: اصل کتنی قیمت ہو گی اُس کا الگ سوال آجائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ہمیں بھی دکھا دیں جہاں ریکوری کا لکھا ہوا ہے۔

وزیرجنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! اس میں یہی لکھا ہے کہ تفصیل کے ساتھ اس میں ذکر کیا گیا ہے جتنی چوری ہوئی ہے جتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور جتنی ریکوری ہوئی ہے اُس کی تفصیل اس میں موجود ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پورے سوال میں ریکوری کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ جو انہوں نے نیچے جز(ب) میں لکھا ہے کہ جو فارسٹ گارڈ ہیں ان کو انہوں نے جرمانہ کیا ہے اور ایک طرف انہوں نے لکھا ہے کہ کوئی ملازم ملوث نہ تھا دوسری طرف انہوں نے فارسٹ گارڈ کو جرمانے بھی ڈالے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ سوال کا جواب خود بڑا tricky ہے ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ آپ کے ملازم ملوث نہیں ہیں اور پھر اُن پر آپ نے جرمانے کیوں کئے۔ یہ عجیب بات ہے ایک طرف آپ اُن کو کہتے ہیں کہ guilty نہیں ہیں اور دوسری طرف اُن کو سزا بھی دے رہے ہیں یہ محکمہ کا کیا طریق کار ہے؟ میری گزارش ہے اس سوال کو pending کریں اور از سر نو اس کا صحیح جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیرجنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! محکمے کے قانون کے مطابق جو بھی وہاں پر ملازم ہوتا ہے اُس کی ڈیوٹی کے دوران جو وہاں پر چوری ہوتی ہے اُسی سے اُس کی ریکوری کی جاتی ہے۔ ان ملازمین سے اس کی ریکوری کی گئی ہے۔ جو ایف آئی آرز خارج ہوئی ہیں اُن

مقدمات کی پیروی جن ملازمین نے نہیں کی ہے اُن کے خلاف یہ ریکوری ڈالی گئی ہے ریکوری کی تفصیل وہاں پر موجود ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ ریکوری نہیں ہے یہ جرمانہ ہے جو اُن کو سزا کے طور پر دیا گیا ہے۔ میں دوبارہ submit کروں گا یہ محکمہ کا اس حوالے سے lapse ہے۔ محکمہ کو سوال بہترین طریقے سے پڑھنا چاہئے اور سمجھ داری سے جواب دینا چاہئے یہ august House ہے اور اس طرح اپنے محکمے کو اپنے وزیر کو let down نہیں کروانا چاہئے اس کو pending کریں از سر نو اس کا جواب تیار ہو اور وہ ایوان کے اندر جب next محکمے کا دن ہو گا اُس وقت جواب دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 4632 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف لیدر ٹیکنالوجی گوجرانوالہ سے متعلق تفصیلات

*4632: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف لیدر ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کے کل رقبہ اور covered area کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) جنوری 2012 سے آج تک مذکورہ انسٹیٹیوٹ کے لئے کون کون سی مشینری کس کس ڈیپارٹمنٹ کے لئے کتنی کتنی لاگت سے خریدی گئی؟

(ج) مذکورہ انسٹیٹیوٹ میں اس وقت کل کتنے سٹوڈنٹس طلباء (طالبات زیر تعلیم ہیں اور ان سٹوڈنٹس کو کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے؟

(د) انسٹیٹیوٹ ہذا میں کتنی لیب کن کن مقاصد کے لئے ہیں؟

(ہ) مذکورہ انسٹیٹیوٹ میں کون کون سی مشینری کب سے خراب پڑی ہے نیز خراب مشینری کو کب تک ٹھیک کروالیا جائے گا نیز مشینری condemned ہونے کا سرٹیفکیٹ کون جاری کرتا ہے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) کل رقبہ 98 کنال

رقبہ برائے گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف لیدر ٹیکنالوجی گوجرانوالہ: 78 کنال

رقبہ برائے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی: 20 کنال

کورڈ ایریا کی تفصیل: منسلکہ (Annex-A) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) منسلکہ (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) کل طلباء 350

تعلیمی لیول: DAE Leather Technology

منسلکہ: (Annex-C)

(د) کمپیوٹر لیب، کیمیکل لیب، فزیکل لیب، فٹ ویئر لیب، فٹ سٹچنگ لیب، فٹ ویئر پریکٹیکل لیب، لیدر گڈز ورکشاپ، لیدر گارمنٹ ورکشاپ، ٹیزی مکینیکل آپریشن ورکشاپ، ٹیزی لائمنگ آپریشن ورکشاپ، ٹیزی ٹیننگ اینڈ ڈائننگ آپریشن ورکشاپ۔

(ہ) انسٹیٹیوٹ ہذا کی ٹیکنیکل کمیٹی condemned ہونے کا سرٹیفکیٹ جاری کرتی ہے۔ Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

نوٹ: کالج ہذا کی مختصر تاریخ اور کامیابیاں واصلاحات Annex D And D1 کی شکل میں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ جنوری 2012 سے آج تک مذکورہ انسٹیٹیوٹ کے لئے کون کون سی مشینری کس کس ڈیپارٹمنٹ کے لئے کتنی کتنی لاگت سے خریدی گئی ہے؟ جز (ج) میں تھا کہ جو مذکورہ انسٹیٹیوٹ ہے وہ سٹوڈنٹس کو کہاں تک تعلیم دیتا ہے اور انسٹیٹیوٹ ہذا میں کن کن مقاصد کے لئے کتنی لیب بنائی گئی ہیں تو جو جواب مجھے فراہم کیا گیا ہے اس کا میں ٹوٹل تو نہیں کر سکا لیکن جو figures دی گئی ہیں وہ کروڑوں میں ہیں بلکہ اگر اُس کا ٹوٹل کیا

جائے تو شاید وہ رقم ارب کے قریب بن جائے تو تقریباً اربوں کی مشینری خریدی گئی، 98 کنال رقبہ پر مشتمل ہے اور 12 لیب بنائی گئی ہیں جبکہ جو تین سالہ ڈپلومہ کروایا جا رہا ہے اُس کے ٹوٹل سٹوڈنٹس کی تعداد جس میں فسٹ ائر، سیکنڈ ائر اور تھرڈ ائر کی کلاسز سب ملا کر 350 ہے۔ اس کو دیکھ لیں ایک ہی لیدر انسٹیٹیوٹ ہے ہم اس کے اتنے اخراجات برداشت کر رہے ہیں وہاں پر طلباء کی تعداد صرف 350 ہے یہ کیوں طلباء کو ادھر لے کر نہیں آ رہے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں جس ادارے کی یہ بات کرتے ہیں یہ ادارہ پاکستان کے وجود میں آنے کے دو سال بعد 1949 میں قائم کیا گیا تھا اور اُس وقت سے یہ ادارہ مسلسل چل رہا تھا مختلف مراحل آتے رہے ہیں لیکن مختلف حکومتوں نے مختلف ادوار میں اس ادارے کو اپ ڈیٹ کرنے کے لئے اسے آگے بڑھایا ہے لہٰذا یہ اسی حصے کی کڑی ہے کہ آج وہاں 350 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اب یہ بات نہیں ہے کہ 350 طلباء ہیں کیونکہ جو ٹریننگ ادارہ ہوتا ہے وہاں تعداد کو نہیں گنا جاتا وہاں یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ آپ کتنے بچوں کو ٹریننگ دے سکتے ہیں، کتنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلا سکتے ہیں۔ اگر یہ صورت ہو پھر تو میڈیکل کالجوں میں ہمارے ہزاروں بچے ہو جائیں لیکن ہمیں دیکھنا ہوتا ہے کہ ہمارے پاس کتنے ادارے ہیں، کتنے پروفیسر ہیں، ہم کتنے ڈاکٹر تیار کر سکتے ہیں اور یہاں کتنے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر 350 طلباء وہاں موجود ہیں تو انہیں اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ ٹیکنالوجی مہیا کی جا رہی ہے۔ باقی جو مشینری کی بات کی گئی ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں خراب مشینری پڑی ہوئی ہے چونکہ وہ repairable ہے اور نہ کسی استعمال میں آ سکتی ہے لہٰذا ہم نے فوراً اس مشینری کو اٹھا کر نیلام کرنے کے لئے اس کا process شروع کر دیا ہے۔ اس کے against یہ ادارہ مسلسل نئی مشینری جو بچوں کو ٹریننگ کے لئے ضروری تھی خریدتا رہا ہے۔ اس کی تمام تفصیلات جو ان کو درکار تھیں ایوان کی میز پر بھی رکھ دی ہیں اگر یہ پوچھنا چاہیں تو میں ان کو بتا سکتا ہوں کہ ہمارے پاس کون کون سی مشینری ہے، ہم نے کتنی amount میں خریدی ہے اور اس کا function کیا ہے؟ یہ تمام چیزیں ہمارے سامنے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ یہ ہمارے ایم پی اے ہیں، ہمارے دوست ہیں اور ہمارے بھائی ہیں یہ اگر کوئی چیز feel کرتے ہیں تو ہمیں بتائیں۔ اس سے پہلے انہوں نے آج تک ہمیں اس بارے میں بتایا ہو، کسی کوتاہی کے سلسلے میں آگاہ کیا ہو تو پھر میں جوابدہ ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ہمارے اپنے ادارے ہیں۔ آج حکومت ہماری ہے کل کسی اور کی ہو سکتی ہے لیکن یہ ادارے مسلسل چلتے رہیں گے۔ اگر یہ ادارہ 1949 سے چل رہا ہے تو اس دوران کتنی ہی حکومتیں آئی ہیں، کتنے مارشل لاء آئے ہیں، کتنی تبدیلیاں آئی ہیں تو یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ جو شخص بھی وہاں representative بنتا ہے وہ ان کی کوتاہیوں کو دور کرے، ان کا ازالہ کرے اور جہاں جہاں کمزوریاں ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ میں اپنے دوست کو TEVTA میں آنے کی دعوت دیتا ہوں، اپنے آفس میں دعوت دیتا ہوں وہ آکر مجھے بتائیں میں ان کے ساتھ جانے کے لئے بھی تیار ہوں۔ جہاں کوئی چیز ہو گی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ازالہ کریں گے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! محترم منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اگر میں نے وہاں پر کوئی کمی کوتاہی observe کی ہے تو ہمیں بتائیں۔ میں بتا ہی تو رہا ہوں اور نشاندہی بھی کر رہا ہوں۔ یہ فرما رہے ہیں کہ میں جواب دوں گا اور ہم اس میں بہتری لائیں گے۔ اگر آپ اس سوال کی تاریخ دیکھیں تو اس کی تاریخ وصولی 20۔ مئی 2014 ہے۔ 2014 سے لے کر اب تک انہوں نے کیا improvement کی ہے؟ یہ تو اس کو defend کر رہے ہیں۔ 98 کنال رقبہ ہے، اربوں کی مشینری ہے اور یہ پراپرٹی جی ٹی روڈ پر واقع ہے۔ آج تک یہ صرف 350 طلباء کو لے کر آ سکے ہیں اور وہ بھی وہاں ڈپلومہ کروایا جا رہا ہے، ان کو کوئی خاص تعلیم نہیں دی جا رہی ہے اور ان کو کوئی خاص ہنر نہیں سکھایا جا رہا ہے۔ پھر یہ فرما رہے ہیں کہ ہم ہنر اس لئے نہیں سکھا رہے ہیں کہ ہنر مند افراد کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ اگر ہمیں ہنر مند افراد کی ضرورت نہیں ہے تو پھر ہمیں کن کی ضرورت ہے؟ میں نشاندہی کر رہا ہوں اور یہ ان کی کمیوں اور کوتاہیوں کو defend کر رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! مجھے defend کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ میری ذمہ داری بھی ہے اگر کسی جگہ پر کسی چیز کی ضرورت ہے تو ہم اس کو مکمل کریں اور جہاں کوئی کوتاہی ہے اس کا محاسبہ بھی کریں۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے اور میری بھی ذمہ داری ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کو یقین دلاتا ہوں۔ باقی میرے دوست جو کہہ رہے ہیں کہ ہم نے وہاں دو سالوں میں کیا کیا ہے؟ کیا وہاں پر ہم نئی بلڈنگیں بنانی شروع کر دیں یا پروفیسر کی تعداد بڑھانا شروع کر دیں جو کہ پہلے ان کی تعداد 13 تھی اب ہم بڑھا کر 18 کر دیں یا پہلے جو ہمارے پاس مشینری موجود تھی ہم کہیں کہ ہم نے مزید مشینری خریدنی ہے؟ کام وہ ہوتا ہے جس سے ادارے چلتے ہیں اور مسلسل کام کرتے ہیں۔ جس جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ کام ہوتا رہتا ہے اور repairing

بھی ہوتی رہتی ہے۔ اگر کبھی ٹیچر یا پروفیسر کی ضرورت پڑ جائے تو اس کمی کو بھی پورا کیا جاتا ہے۔ ہمارے پاس ٹیچروں کی کمی تھی ہم نے پچھلے سال ساڑھے آٹھ سو پروفیسر، ٹیچر، ٹیکنیکل، سول، مکینیکل انجینئر بھرتی کئے ہیں۔اب ہمیں مزید20لاکھ skilled persons درکار ہیں اس کے علاوہ ہماری نئی advertise چل رہی ہیں ان میں ساڑھے پانچ سو بھرتیاں کی جائیں گی۔ ہماری تمام بھرتیاں میرٹ پر ہوتی ہیں۔ ہم progress کو show نہیں کرنا چاہتے بلکہ اصل progress تو یہ ہے کہ آپ نے بچوں کو کس قدر اعلیٰ تعلیم دی ہے، بچوں کے لئے labs اچھی ہیں یا نہیں اور جو نئے کورسز شروع کئے ہیں وہ کیا ہیں؟ آپ دیکھیں کہ ہم نے گوجرانوالہ میں footwear کا نیا پروگرام شروع کیا ہے۔ جہاں جہاں ہمیں ضرورت ہوتی ہے اس کو ہم revise کرتے جاتے ہیں۔ یہ کسی کو show کرنے کے لئے نہیں ہوتے کہ ہم نے کتنے بچے داخل کر لئے اور کتنی مشینری خرید لی۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4398 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ جنگلات کے دفاتر / ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4398: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں، ان میں تعینات ملازمین کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان دفاتر میں کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) ورک چارج پر کتنے ملازم کہاں کہاں کام کر رہے ہیں، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) 1۔ محکمہ جنگلات:

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات کے تین دفاتر ہیں:

1۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ سب ڈویژن، ٹوبہ ٹیک سنگھ

2۔ کمالیہ سب ڈویژن کمالیہ پلانٹیشن

3۔ گوجرہ فارسٹ رینج گوجرہ

ان دفاتر میں 71 ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ محکمہ جنگلی حیات

دفتر ڈسٹرکٹ وائلڈ لائف آفیسر بالمقابل ای ڈی او ایجوکیشن اکال والا روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ واقع ہے۔ان دفاتر میں 43 ملازمین تعینات ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ محکمہ ماہی پروری

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ ماہی پروری کے زیر انتظام دو دفاتر کام کر رہے ہیں۔ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز فش سیڈ نرسنگ فارم پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ دوسرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واقع ہے۔ان دفاتر میں 26 ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 1۔ محکمہ جنگلات

مندرجہ بالا دفاتر میں 104 اسامیاں مختلف category کی منظور شدہ ہیں اور ان میں سے 33 اسامیاں عرصہ ایک تا دو سال سے خالی ہیں۔بقایا 71 پر ملازمین تعینات ہیں۔

2۔ محکمہ جنگلی حیات

مندرجہ بالا دفتر میں مختلف قسم کی 48 اسامیاں منظور شدہ ہیں اور ان میں سے 5 اسامیاں 2010 سے خالی ہیں۔بقایا 43 پر ملازمین تعینات ہیں۔

3۔ محکمہ ماہی پروری

i. اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز فش سیڈ نرسنگ فارم پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

مندرجہ بالا دفتر میں مختلف قسم کی بیس اسامیاں منظور شدہ ہیں اور ان میں سے سات اسامیاں 2010 سے خالی ہیں۔بقایا 13 پر ملازمین تعینات ہیں۔

ii. اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

مندرجہ بالا دفتر میں مختلف قسم کی 13 اسامیاں منظور شدہ ہیں اور ان میں سے کوئی اسامی خالی نہ ہے۔ 13 پر ملازمین تعینات ہیں۔

(ج) 1۔ محکمہ جنگلات

ورک چارج کی بنیاد پر کوئی ملازم ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع میں بھرتی نہ کیا گیا ہے، بلکہ جہاں کہیں محکمہ جنگلات کا کام کروانا مقصود ہوں وہاں روزانہ کی اجرت کی بنیاد (Daily Wages) پر مزدور کام کی مناسبت سے رکھے جاتے ہیں اور سرکاری کارہائے منصبی سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

2۔ محکمہ جنگلی حیات

دفتر ڈسٹرکٹ وائلڈلائف آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی ورک چارج ملازم کام نہیں کر رہا ہے۔

3۔ محکمہ ماہی پروری

دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز فش سیڈ نرسنگ فارم پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی بھی ملازم ورک چارج پر کام نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ مندرجہ بالا دفاتر میں 104 اسامیاں مختلف categories کی منظور شدہ ہیں اور ان میں سے 33 اسامیاں عرصہ ایک تا دو سال سے خالی ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اسامیاں کب تک پُر ہو جائیں گی اور ان کی اب تک خالی رہنے کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ہم نے ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے سمری وزیر اعلیٰ صاحب کو بھیجی ہوئی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس پر اجازت مل جائے گی اور ان پر جلد ہی بھرتیاں کر لی جائیں گی۔

جناب سپیکر: یہ اسامیاں کس گریڈ کی ہیں کیا ساری ایک ہی گریڈ کی ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! یہ تقریباً ساری ایک ہی گریڈ کی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم جلد ہی ان پر بھرتی کرنے جا رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ "تقریباً" کیا ہوتا ہے؟ یہ واضح طور پر بتائیں کہ یہ کس گریڈ کی ہیں جس پر چیف منسٹر کی منظوری ضروری ہے، اس پر کتنا اختیار ان کا اپنا ہے اور کتنا اختیار سیکرٹری کا ہے کیونکہ تمام تو چیف منسٹر کی منظوری سے نہیں ہوتی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! پہلے بھرتیوں پر پابندی لگی ہوئی تھی، اب پابندی ختم ہو گئی ہے۔ ہم نے اجازت مانگی ہے انشاء اللہ دو چار دن تک اس کی اجازت آ جائے گی تو پھر ہم اس پر بھرتی کے لئے اشتہار دیں گے۔

جناب سپیکر: انہوں نے اجازت مانگی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جب بھرتی پر پابندی ختم ہوتی ہے تو کیا پھر بھی اجازت کی ضرورت ہوتی ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ اس بات کی بھی یقین دہانی کروائیں کہ تنخواہوں کے پیسے کہیں اورنج ٹرین پر نہ لگ جائیں۔ یہ مہربانی ہو جائے کیونکہ وہ غریب لوگوں کے پیسے ہیں غریب لوگوں کی تنخواہوں پر ہی لگ جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: کس کی تنخواہوں کے پیسے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جو چھوٹے چھوٹے نائب قاصد، کلرک اور اس طرح کی جو بھرتیاں ہوتی ہیں تو ان بے چاروں کے پیسے کٹ کٹا کر اورنج ٹرین پر نہ لگ جائیں، ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے یہ irrelevant بات ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان بھرتیوں کے لئے جلد ہی اشتہار آ رہا ہے، ہم بھرتیاں کریں گے اور ساری اسامیاں انشاءاللہ تعالیٰ fill کریں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہم ذرا کم علم لوگ ہوتے ہیں ہمیں technicalities میں الجھا دیا جاتا ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ کتنے ورک چارج ملازمین کام کر رہے ہیں؟ تو

خِرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خِرد
جو چاہے سو آپ کا حسن کرشما ساز کرے

جناب سپیکر! انہوں نے اس کا نام daily wages رکھ دیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چلیں یہ اگر ورک چارج نہیں بتاتے تو یہ daily wages کا ہی بتا دیں کہ وہاں پر کتنے daily wages ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کی شرائط کار کیا ہیں اور ان کو کتنا معاوضہ جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ان کا معاوضہ اور daily wages کی شرائط کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ضرورت کے مطابق daily wages کو کام کے لئے بلایا جاتا ہے اور ان کو روزانہ کی دہاڑی جو مزدوری کے حوالے سے دی جاتی ہے وہ 300 روپے ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ایک مزدور کا کم از کم معاوضہ 13 ہزار روپے حکومت نے مقرر کیا ہے تو کیا یہ جو 300 روپے ادا کرتے ہیں وہ 13 ہزار روپے ماہانہ بن جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف! بتائیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ان کو 400 روپے روزانہ کے حساب سے معاوضہ دیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ایک مرتبہ اور پوچھا تو یہ 500 روپے ہو جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے پہلے 300 روپے بتائے تھے اور اب 400 روپے ہو گئے ہیں۔ اگر میں نے دوسری مرتبہ پوچھا تو کہیں یہ رقم 500 روپے نہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کب بتایا تھا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے تھوڑی دیر پہلے بتایا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں، کبھی آپ بھی تکلیف کر دیا کریں۔ اپنا سوال دے دیا کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ تکلیف تو ہو رہی ہے کہ میں ضمنی سوال کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی، جی، ضمنی سوال کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ خالی اسامیاں 2010 سے خالی پڑی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ اسامیاں چھ سال سے خالی پڑی ہیں اور یہ بھی فرمایا گیا کہ پہلے اس پر ban لگا ہوا تھا تو اب یہ بتایا جائے کہ کیا ban چھ سال سے موجود ہے اور اگر یہ ban لگاتار چھ سال سے موجود نہیں تھا تو یہ بھرتیاں کیوں نہیں کی گئیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف! بتائیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میں اس میں پہلے گزارش کر چکا ہوں کہ پہلے بھرتیوں پر ban لگا ہوا تھا اور اب بھرتیوں پر ban ختم ہو گیا ہے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ان اسامیوں پر بھرتی کرنے جا رہے ہیں، ان بھرتیوں کا اشتہار اخبار میں آ جائے گا اور یہ پھر بھرتیاں ہوں گی۔

جناب سپیکر: یہ نہیں ہے کہ ان کو پتا نہیں ہے، ان کو ساری باتوں کا پتا بھی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے آپس میں فیصلہ کر لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال تو میرا تھا۔

جناب سپیکر: نہیں۔ سوال آپ کا نہیں ہے سوال جن کا تھا ان کو آپ نے بٹھا دیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال میں نے اٹھایا ہوا ہے تو اس میں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا سوال مکمل ہونے والا ہے بہر حال آپ جلدی کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ فرما دیں کہ ban مسلسل چھ سال سے لگا رہا؟

جناب سپیکر: آپ سوال دیں میں ان سے جواب لوں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال تو میں نے کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا یہ سوال نیا بنے گا۔ آپ ایسے نہ کریں، آپ مہربانی کر کے نیا سوال دے دیں اور میں ان سے آپ کو جواب لے کر دوں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ بھی ان کو تحفظ دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب! ذرا daily wages اور work charge کا فرق بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی،آپ ان کو daily wages اور work charge کا فرق بتادیں۔
وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! work charge پر کام کرنے والے permanent ہو جاتے ہیں اور ان کے تین تین مہینے کے آرڈر ہوتے ہیں۔ Daily wages daily bases پر رکھا جاتا ہے۔
سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اگر وہ permanent ہو جاتا ہے تو پھر وہ ورک چارج پر کیسے ہوا؟
جناب سپیکر: جی، آپ نے کیا کہا؟
سردار وقاص حسن موکل: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ورک چارج ملازم محکمہ میں permanent ہو جاتا ہے۔
وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ تین تین ماہ کے لئے رکھتے ہیں اس کے بعد permanent ہو جاتا ہے۔
جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ تین ماہ کے لئے رکھتے ہیں پھر اس کا پیریڈ extend کرتے ہیں اگر وہ قابل ہو تو اس کو رکھ لیتے ہیں اگر نہیں تو اسے فارغ کر دیتے ہیں۔ اب اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔
ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! on her behalf.
جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔
ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5573 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ خدیجہ عمر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی سکیموں پر شرح سود سے متعلقہ تفصیلات

*5573: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
(الف) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن مختلف سکیموں پر اس وقت قرض کی ادائیگی پر کس شرح سے سود وصول کرتی ہے؟

(ب) کیا صوبہ کے تمام اضلاع میں قرض پر ایک ہی شرح میں سود وصول کیا جاتا ہے یا کچھ اضلاع میں مختلف ہے، ان اضلاع کے نام اور شرح سود کیا ہے؟

(ج) اس وقت اضلاع گوجرانوالہ اور گجرات میں ڈیفالٹر کی تعداد کیا ہے اور کتنی اقساط ادا نہ کرنے والے کو ڈیفالٹر قرار دیا جاتا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے اب تک 17 قرضہ کی سکیموں کا اجراء کیا ہے، جن میں شرح سود صفر فیصد سے لے کر 12 فیصد تک ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکیم کا نام	شرح سود
1۔	Rural Industries Loan Funds (RILF)	7فیصد (برائے نیا منصوبہ) 11فیصد (برائے چالو سرمایہ)
2۔	Rural Industrialization Programme/ Self Employment Scheme (RIP/SES)	7فیصد
3۔	Credit Assistance for Artisans (CASA)-2002	7فیصد
4۔	لاہور فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی ریجن کے اضلاع۔ ❖ 8فیصد (برائے نیا منصوبہ) ❖ 9فیصد (برائے توسیع منصوبہ) ❖ 12فیصد (برائے چالو سرمایہ ملتان سرگودھا، بہاولپور ڈی جی خان ریجن کے اضلاع۔ ❖ 7فیصد (برائے نیا منصوبہ) ❖ 8فیصد برائے توسیع منصوبہ) ❖ 11فیصد (برائے چالو سرمایہ	
5۔	Micro Finance for Household Enterprises	11فیصد
6۔	Green CNG Auto Rickshaw Loan Scheme (CNG) (GRLS)	5.5فیصد
7۔	Credit assistance for Conversion of Diesel Buses into CNG	5.5فیصد
8۔	Local Roti Plant (Pilot Project)	0فیصد
9۔	Financing of SMEs (SME (200 M) (For Small Scale Manufacturing Industries/Service Projects)	8فیصد اندرون انڈسٹریل اسٹیٹس 12فیصد بیرون انڈسٹریل اسٹیٹس
10۔	Financing of SMEs SME(300) million (For Small Scale Manufacturing Industries/ Service Project	11فیصد
11۔	Customized Lending Program for Furniture Cluster at Chiniot	0فیصد
12۔	Customized Lending Program for Promotion and Development of Hand Looms and Crafts Based Textiles.	0فیصد

13-	Credit Assistance for installation of Roti Plants/Mechanical Tan doors.	0فیصد
14-	De-Radicalization of 4th Schedulers	0فیصد
15-	Metal Work Artisan Kot Abdul Malik	0فیصد
16-	Empowerment of Female Artisans of Tribal Areas of Dera Ghazi Khan and Rajanpur	0فیصد
17-	Empowering the Artisans of Bahawalnagar and Cholistan through Development of Crafts and Entrepreneurial Skills	0فیصد

(ب) پنجاب کے تمام اضلاع میں ایک ہی شرح سود کے تحت قرض دیا گیا ہے۔ صرف ایک سکیم "کریڈٹ سکیم برائے سمال انڈسٹریز"(CSSI) کے تحت کچھ اضلاع میں مختلف شرح سود سے قرض دیا گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکیم کا نام	شرح سود	
سی ایس ایس آئی(CSSI-02)	لاہور فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی ریجن کے اضلاع۔	ملتان سرگودھا، بہاولپور ڈی جی خان ریجن کے اضلاع۔
	❖ 8فیصد(برائے نیا منصوبہ)	❖ 7فیصد(برائے نیا منصوبہ)
	❖ 9فیصد(برائے توسیع منصوبہ)	❖ 8فیصد برائے توسیع منصوبہ)
	❖ 12فیصد(برائے چالو سرمایہ)	❖ 11فیصد(برائے چالو سرمایہ

(ج) اس وقت گوجرانوالہ اور گجرات کے اضلاع میں ڈیفالٹر کی تعداد بالترتیب 110اور 24ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکیم کا نام	ضلع گوجرانوالہ (تعداد)	ضلع گجرات (تعداد)
1	Rural Industrialization Programme RIP/SES	4	2
2	Credit Scheme for Small Industries (CSSI) 2002	28	3
3	CNG Green Auto Richshaw Loan Scheme	6	1
4	Micro Finance for Household Enterprises	48	16
5	Financing of SMEs (SME(200 M)	17	1
6	Financing of SMEs (SME (300) million	4	0
7	Customized Lending Program for HandLooms	3	1
		110	24

ایسا قرض خواہ جو تین مسلسل ماہانہ اقساط نہ ادا کر سکے وہ ڈیفالٹر قرار دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میں بنیادی بات کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ الحمدللہ ہم سب مسلمان ہیں۔ یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے، ہم سب قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور حضرت محمد سے عشق کرتے ہیں۔ یہ دونوں ماخذ قرآن اور سنت ہمیں کہتے ہیں کہ سود حرام ہے۔ ملک کے آئین کی دفعہ 2(الف) میں بھی لکھا ہے کہ اس میں حکومت اللہ کی طرف refer ہو گی اور ساٹھ دن کے اندر تمام قاعدے اور قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنایا جائے گا۔ اب ہر سطح پر ہمارے نظام کے اندر سود ہے تو میں ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف اس محکمہ میں لون کی پوری سکیم کو غیر سودی کرنے کی کوئی منصوبہ بندی رکھتے ہیں؟ مجھے مختصر جواب چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں اس کا نام کچھ اور رکھ لیں تو بہتر ہو گا۔ یعنی "شرح منافع"

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کو ماشاءاللہ جب بھی موقع ملتا ہے وہ اس آئین اور قانون کی بات کرتے ہیں کہ اس ملک میں سود کی لعنت کو ختم ہونا چاہئے۔ ہم سب مسلمان ہیں اور اس پر یقین رکھتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ اب اس کے لئے ہمیں کیا کرنا ہے؟ چاہے ہماری پنجاب اسمبلی ہے اور چاہے نیشنل اسمبلی ہے تو اداروں کا کام ہے جو بھی قانون ہو اور rules ہوں ان پر عمل درآمد کرنا چاہئے لہٰذا کسی ادارے کے بس کی بات نہیں ہے کہ وہ کسی چیز کو ختم کر دے یا اس کو remove کر دے۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے اور اس سلسلے میں ہم سب کو آواز اٹھانی چاہئے اور اگر یہ لعنت ختم ہو سکتی ہے تو ہمیں ختم کرنی چاہئے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے جیسے کہا ہے تو جہاں جو چیز ہمارے بس میں ہے، جو میری منسٹری کے بس میں ہے اور جو میرے ادارے میں ہے میں وہ کام کر رہا ہوں اور بغیر سود کے کر رہا ہوں۔ ہماری اپنی عوام اور غریب بے روزگار دوستوں جو عزت کے ساتھ رزق کمانا چاہتے ہیں اور جو عزت کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں جو کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا نہیں چاہتے وہ اس لعنت سے دور رہنا چاہتے ہیں اور آپ کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے میرے ادارے کو 5۔ارب روپے دیئے ہیں۔ میں نے ڈاکٹر امجد ثاقب کی تنظیم اور ان کی این جی او "اخوت" کے ساتھ مل کر 8 لاکھ 75 ہزار آدمیوں کو بغیر سود کے قرضہ دیا ہے اور جس کی recovery بھی دنیا میں ریکارڈ ہے۔ اس وقت دنیا میں یہ ریسرچ کی جا رہی ہے کہ کیا کوئی ایسا فنانس

سسٹم ہے کہ جس کی recovery بغیر سود کے 99.8 فیصد ہو؟ اس پر آج کل ریسرچ ہو رہی ہے اور اس وقت 14۔ارب روپے کی circulation اس صوبہ پنجاب میں چل رہی ہے جو 20 ہزار روپے سے لے کر 50 ہزار روپے تھی اور اب ہم نے یہ 50 ہزار روپے سے لے کر 2 لاکھ روپے کر دیا ہے۔ڈاکٹر امجد ثاقب کو کون نہیں جانتا؟ اس شخص کی ایمانداری کون نہیں جانتا؟ اس دور میں اگر کوئی فرشتہ نظر آتا ہے تو ڈاکٹر امجد ثاقب نظر آتا ہے۔ میں اپنے اداروں کے ساتھیوں اور اپنی اس ٹیم کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو ان کے ساتھ دن رات محنت سے کام کرتے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم مسجدوں میں بیٹھ کر قرضہ ادا کرتے ہیں چاہے وہ بادشاہی مسجد ہو یا چاہے وہ علاقے کی مسجد ہو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بہت شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ میں نے ان کے سوال کا جواب دینا ہے۔۔۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! یہ تقریر کر رہے ہیں یا سوال کا جواب دے رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ جواب اس بات کا حصہ ہے جو ڈاکٹر صاحب نے ضمنی سوال کیا ہے۔ میرے دوست بتائیں کہ کیا وہ اس کئے گئے سوال کا یہ ضمنی سوال بنتا ہے؟ انہوں نے معاشرے کی اصلاح کی بات کی ہے اور میں اس کا جواب دے رہا ہوں جو ہم اس سلسلے میں کر رہے ہیں۔ میرے خیال کے مطابق آپ لوگوں کو اس بات کو سننا چاہئے۔ آپ میں ہمت ہونی چاہئے اور آپ میں حوصلہ ہونا چاہئے۔ اگر انہوں نے سوال کیا ہے تو میں نے یہ ثابت کیا ہے کہ میں یہ کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال take up کرتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کافی تفصیل سے بات ہو چکی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ایک چیز رہتی ہے۔ انہوں نے اپنے جواب میں نہیں تقریر میں کہا کہ یہ میرے بس میں نہیں ہے اور میرے بس میں صرف یہ تھا کہ مجھے پانچ بلین روپے چیف منسٹر صاحب نے دیئے ہیں اور وہ ہم نے بغیر سود کے کسی این جی او کی توسط سے لوگوں کو دیئے ہیں تو بنیادی طور پر یہ provincial subject ہے اور یہاں پر وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری کے حوالے سے بات ہو رہی ہے اور منسٹر صاحب حکومت کا حصہ ہیں۔ انہوں نے قوانین اور پالیسی بنانی ہے جس طرح انہوں نے بغیر سود کے نوجوانوں کو روزگار کے لئے پیسے allocate کئے اسی طرح یہ قانون نہیں بنا سکتے کہ سود فری لوگوں کو اس سیکٹر میں قرضے دیئے جائیں کیا یہ ان کی jurisdiction میں نہیں آتا ہے یا کیا یہ ان کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! فرمائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ میرے بھائی کی jurisdiction میں آتا ہے، جو لوگ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کی jurisdiction میں آتا ہے۔ یہ اب ان کا کام ہے کہ یہاں پر بل لے کر آئیں۔

جناب محمد صدیق خان: آپ commitment کریں کہ آپ بل پاس کروادیں گے تو ہم بل بھی لے آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد صدیق خان صاحب! آپ بل لے آئیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ہم بل لانے کے لئے تیار ہیں اگر یہ پاس کروادیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! مہربانی فرما کر یہ میرا جواب سن لیں۔ اس بل کو پاس کروانا چودھری شفیق کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ یہ پورے ایوان کی ذمہ داری ہے جس میں آپ، میں اور دوسرے سارے لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ بل پاس ہو جائے مجھے تو اس پر اعتراض نہیں ہے، میں آپ کے ساتھ ہوں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صدیق صاحب! آپ کی جو مثبت تجاویز ہیں وہ وزیر موصوف کو دے دیں، بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 4399 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ جنگلات کی اراضی لیز پر دینے کا طریق کار اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*4399: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کہاں کہاں واقع ہے، کتنی اراضی پر جنگلات ہیں اور کتنی خالی پڑی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) محکمہ جنگلات کا اراضی لیز پر دینے کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) محکمہ جنگلات نے کتنی اراضی لیز پر کس کس کو دی ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات صوبائی گورنمنٹ کے تحت کمالیہ میں 10866 ایکڑ اور بھاگٹ ریزر وائر پلانٹیشن میں 715 ایکڑز پر کنٹرول ہے۔ اس میں 3500 ایکڑ پر جنگلات موجود ہیں اور 8081 ایکڑ رقبہ خالی ہے۔

(ب) محکمہ جنگلات کی اراضی لیز پر نہیں دی جاتی۔ کیونکہ فارسٹ ایکٹ 1927 اب 21۔اکتوبر 2010 سے amend ہو چکا ہے۔ جس میں لیز وغیرہ پر مکمل ban ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات کا کوئی رقبہ بھی لیز پر نہیں دیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات صوبائی گورنمنٹ کے تحت کمالیہ میں 10866 ایکڑ اور بھاگٹ ریزر وائر پلانٹیشن میں 715 ایکڑز پر کنٹرول ہے۔ میں نے رقبہ پوچھا ہے وزیر موصوف مجھے اس کنٹرول کا مطلب بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر موصوف بتائیں انہوں نے تو رقبہ پوچھا ہے آپ نے کہا ہے کہ کنٹرول میں ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! کنٹرول کا مطلب یہ ہے کہ یہ رقبہ محکمہ جنگلات کے پاس ہے اور اس کے کنٹرول میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹوٹل رقبہ کتنا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ٹوٹل رقبہ 10866 ایکڑ ہے۔ اس کی پوری تفصیل دی گئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا ہے کہ ضلع میں کتنے رقبہ جات پر جنگلات ہیں؟ جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ 10866 ایکڑ رقبہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 10866 ایکڑ رقبہ ہے اور 3500 ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں۔ یہ تو جواب میں لکھا ہوا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگلے سوال نمبر 5688 میں کہا گیا ہے کہ جنگلات کا رقبہ 11581 ایکڑ ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب کون سا جواب درست تسلیم کیا جائے، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب درست ہے یا پھر اگلے سوال نمبر 5688 کا جواب درست ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کون سا سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 5688 ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! جناب امجد علی جاوید صاحب نے جو پوچھا ہے ہم نے بڑی تفصیل کے ساتھ ان کو جواب دیا ہے کہ اتنا رقبہ آباد ہے اور اتنا رقبہ خالی پڑا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر موصوف صاحب! سوال نمبر 5688 میں آپ نے جواب دیا ہوا ہے کہ محکمہ جنگلات کے پاس 11581 ایکڑ رقبہ ہے اور جناب امجد علی جاوید کے سوال کے جواب میں 10866 ایکڑ رقبہ لکھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ ان دونوں سوالات کو pending کر دیں۔

وزیر جنگلات ، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! کسی اور سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ سوال بھی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے حوالے سے ہے۔امجد علی جاوید صاحب آپ اگلا ضمنی سوال کر لیں اس کی correction ہم وزیر موصوف سے کروا لیتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 3500 ایکڑ پر جنگلات موجود ہیں اور 8081 ایکڑ رقبہ خالی پڑا ہوا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ کا تین حصے رقبہ خالی پڑا ہوا ہے جبکہ ہزاروں لوگ محکمے میں ملازم ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ رقبہ خالی رکھنے کے لئے ہے یا جنگلات لگانے کے لئے لیا ہوا ہے؟ جنگلات ویسے بھی دن بدن کم ہو رہے ہیں اس کے باوجود یہ اتنا رقبہ خالی کیوں پڑا ہوا ہے؟

وزیر جنگلات ، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے جناب امجد علی جاوید صاحب کی خدمت میں گزارش کرنا چاہوں گا اور ان کے علم میں بھی ہو گا کہ پچھلے تین سالوں میں ہم نے 4500 ایکڑ رقبہ پر جنگلات لگائے ہیں۔اس کے علاوہ اگلے تین سالوں میں 3500 ایکڑ رقبہ جو اس وقت خالی پڑا ہوا ہے اس پر بھی جنگلات لگا دیئے جائیں گے۔انشاء اللہ تعالیٰ کمالیہ میں اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جتنا بھی جنگلات کا رقبہ خالی ہے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت سب پر ہم جنگلات لگا رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہاں پر یہ 3500 ایکڑ رقبہ خالی کہہ رہے ہیں تحریری طور پر جو انہوں نے جواب دیا ہے اس کے مطابق 8 ہزار ایکڑ رقبہ خالی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر موصوف صاحب! آپ یہ بتا دیں کہ 8 ہزار ایکڑ رقبہ کیوں خالی پڑا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! یہ پہلے سے خالی پڑا ہوا ہے اب ہم اسے آباد کرنے جا رہے ہیں اور یہ رقبہ وسائل کی کمی کی وجہ سے خالی پڑا ہوا تھا۔ اس دفعہ ہم نے اس پر سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت سکیم بنائی ہے اور 3500 ایکڑ رقبہ آئندہ تین سالوں میں آباد کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ اگلے تین سالوں میں مزید 3500 ایکڑ رقبہ پر جنگلات لگائے جائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جواب میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صرف دو رقبہ جات کی نشاندہی کی ہے۔ ہمارا ایک پورا گاؤں ہے جس کا نمبر 300 ہے اور اس کا رقبہ بھی سینکڑوں ایکڑ ہے اس میں جنگلات لگے ہوئے تھے۔ وہ صرف جنگلات کے لئے مخصوص تھا اور اس پر جنگلات بھی لگے ہوئے تھے لیکن اب محکمہ کی مہربانی سے وہاں پر ایک درخت بھی نظر نہیں آتا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ رقبہ کہاں چلا گیا ہے اس گاؤں کا وہ رقبہ محکمہ جنگلات نے بیچ دیا ہے یا کسی کو دے دیا ہے، ہمارے علاقے میں تو اس گاؤں کو جنگلات کا رقبہ کہتے ہیں وہ اس وقت کہاں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے اس سلسلے میں کبھی کوئی کارروائی بھی کی ہے یا نہیں کیونکہ آپ کے محکمہ کی ملی بھگت کے بغیر تو جنگلات کاٹے ہی نہیں جا سکتے۔ اس کے علاوہ جس گاؤں کی وہ نشاندہی کر رہے ہیں اس کی بھی وضاحت کریں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! محکمہ جنگلات کے پاس وہ رقبہ موجود ہے۔ کسی کے پاس کوئی اختیار نہیں۔ جنگلات کا رقبہ کسی کو دیا جا سکتا ہے، یہ رقبہ lease پر دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو الاٹ کیا جا سکتا ہے۔ جنگلات کا رقبہ اس وقت بھی وہاں پر موجود ہے۔ جہاں کہیں بھی جنگلات کا رقبہ خالی ہے ہم step by step اس کو آباد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جہاں کہیں کوئی نشاندہی کرتا ہے یا جناب امجد علی جاوید صاحب بھی نشاندہی کریں گے ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ ان کا جواب غلط ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ رقبہ وہاں پر موجود ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب میں تو دو رقبہ جات کی نشاندہی کی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی تیسرے رقبے کا تو محکمہ کو کچھ پتا ہی نہیں ہے کہ وہاں پر موجود بھی ہے یا نہیں۔ یہ تو میں نے سوال پوچھا ہے تو انہوں نے کہہ دیا ہے کہ موجود ہے۔ اگر وہ موجود ہے تو پھر سوال کے جواب میں کیوں نہیں لکھا ہوا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! وہ رقبہ موجود ہے اور محکمہ جنگلات کا رقبہ ہے۔ ضلعی حکومت جنگلات کے کنٹرول میں ہے کسی کو رقبہ دیا گیا اور نہ ہی کسی کو رقبہ دینے کا کسی کے پاس کوئی اختیار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب میں کیوں mention نہیں کیا گیا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! محکمہ جنگلات کے رقبے کی پوری تفصیل بتائی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر موصوف! ہم اس سوال کو pending کرتے ہیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی سے متعلقہ اگلا سوال نمبر 5688 بھی pending کر دیا جائے۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کے مسائل

*5574: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس پنجاب نے گزشتہ تین سالوں میں کتنا نفع کمایا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پریس میں ہنر مند افراد کی شدید قلت کی وجہ سے سرکاری امور کی انجام دہی اور پرنٹنگ و جلد بندی میں بہت مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کاغذ، کمپیوٹر اور کیمرے کی فلمیں پریس کو مہیا نہیں کی گئیں جس کی وجہ سے بہت زیادہ کام پریس مذکورہ کو پرائیویٹ پریس سے کروانا پڑتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا صورتحال کی وجہ سے کام مہنگے داموں اور تاخیر سے ہوتا ہے؟

(ہ) کیا حکومت فی الفور پریس میں ضروری سامان اور افرادی قوت مہیا کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) پرائیویٹ پریس سے کام کروانے پر حکومت نے 2011 سے 2013 تک کتنا خرچہ کیا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس پنجاب نے گزشتہ تین سالوں میں جو نفع کمایا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	کل آمدنی
2011-12	76.360 ملین روپے
2012-13	90.391 ملین روپے
2013-14	75.080 ملین روپے

(ب) یہ درست نہ ہے کہ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس میں ہنر مند افراد بالخصوص جلد سازوں کی کمی ہے جس کی وجہ سے سرکاری امور کی انجام دہی اور پرنٹنگ و جلد بندی میں مشکلات کا سامنا ہے۔ اس وقت پریس ہذا میں پچیس بائینڈر کام کر رہے ہیں جو کہ موجودہ حالات کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

(ج) اس وقت پریس ہذا میں کاغذ اور دیگر ساز و سامان کی کوئی کمی نہ ہے۔ تاہم طباعت کا کچھ کام کلر پرنٹنگ کی عدم سہولت کی وجہ سے پرائیویٹ پریسوں سے کروانا پڑ سکتا ہے۔

(د) جز(ج) میں مندرج کام فنانس ڈیپارٹمنٹ کے منظور شدہ ریٹس کے مطابق اور مارکیٹ سے نسبتاً سستے ریٹس پر کروایا جاتا ہے۔

(ہ) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور اور بہاولپور کو کاغذ اور خام مال کی خرید کے لئے اس سال تقریباً آٹھ کروڑ روپیہ مختص کیا گیا ہے جو کہ موجودہ حالات میں کافی ہے۔

(و) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ محکمہ جات کا کام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاہم بہت سے ادارے اپنے تفویض کردہ اختیارات کے مطابق خود ہی پرائیویٹ پریسوں سے کام کروا لیتے ہیں یا بذریعہ اخبار اوپن ٹینڈر کر دیتے ہیں۔ لہٰذا 2011 سے 2013 میں پرنٹنگ کی مد میں حکومت کی طرف سے ہونے والے خرچ کا تعین گورنمنٹ پرنٹنگ پریس نہیں کر سکتا۔

چنیوٹ میں قدیمی روزگار سے متعلقہ تفصیلات

*6243: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ میں مختلف قسم کے پیشوں سے کاریگر وابستہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کاریگروں کو مزید محنتی اور مفید بنانے کے لئے چنیوٹ میں پولی ٹیکنیکل کالج بنانے کی ضرورت ہے؟

(ج) حکومت چنیوٹ میں پولی ٹیکنیکل کالج بنانے کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) TEVTA نے پولی ٹیکنیکل کالج کے قیام کے لئے مبلغ 31.762 ملین روپے، مورخہ 14-11-07 کو، برائے حصول 49 کنال 2 مرلہ زمین، لینڈ ایکوزیشن کلکٹر چنیوٹ کو ادا کر دیئے ہیں لیکن مالکان اراضی نے عدالت عالیہ لاہور میں حصول اراضی کے عمل کو چیلنج کر

رکھا ہے اور عدالت عالیہ نے حصول اراضی کے عمل کو کورٹ پٹیشن کے فیصلے سے مشروط کر دیا ہے اور کیس عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے۔ جونہی کیس کا فیصلہ آئے گا تو لینڈ ایکوزیشن کلکٹر حصول اراضی کا عمل مکمل کرلے گا اور پولی ٹیکنیکل کالج کی عمارت کا تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

لاہور چڑیا گھر میں آفیشل کمیٹی سے متعلقہ تفصیلات

*6002: باؤ اختر علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا لاہور چڑیا گھر کے لئے کوئی (Zoo Maintenance Committee) لاہور بنائی گئی ہے اس کمیٹی کے ممبران کے نام، عہدہ اور گریڈ کیا ہے مع آفیشل اور نان آفیشل ممبران اور یہ کمیٹی کتنے عرصہ کے لئے ہے اور کون نامزد کرتا ہے؟

(ب) سال 14۔2013 کے دوران لاہور چڑیا گھر میں ترقیاتی کاموں پر کوئی رقم خرچ ہوئی، ماہانہ تفصیل بتائی جائے؟

(ج) سال 14۔2013 کے دوارن لاہور چڑیا گھر میں کتنی آمدن ہوئی، تفصیل بتائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ہاں لاہور چڑیا گھر کے امور کو چلانے کے لئے زو اینڈ سفاری پارکس رولز 2012 کی شق 3 کے تحت زو مینجمنٹ کمیٹی مورخہ 13-04-05 کو بنائی گئی ہے۔ کمیٹی کے ممبران کے نام اور عہدہ، گریڈ حسب ذیل ہیں آفیشل اور نان آفیشل ممبران پر مشتمل کمیٹی تین سال کے لئے نامزد کی جاتی ہے۔ رولز کے مطابق سیکرٹری فارسٹ، وائلڈ لائف اینڈ فشریز کمیٹی ممبران کی تقرری کرتے ہیں:

تفصیل ممبران چڑیا گھر انتظامیہ کمیٹی

آفیشل ممبران:	گریڈ	عہدہ
1۔ڈائریکٹر جنرل، وائلڈ لائف اینڈ پارکس پنجاب (خالد ایاز خان)	20	چیئرمین
2۔ڈائریکٹر، چڑیا گھر لاہور (شفقت علی)	18	ممبر/سیکرٹری
3۔ سیکشن آفیسر (وائلڈ لائف)، فارسٹ، وائلڈ لائف اینڈ فشریز ڈیپارٹمنٹ، لاہور (ایاز الیاس)	17	ممبر

4۔ڈاکٹر عاصم خالد، انچارج پٹ سنٹر (Pet-Centre)، یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور	19	ممبر
5۔چیئرمین زوالوجی ڈیپارٹمنٹ یونیورسٹی آف پنجاب لاہور	20	ممبر
6۔ڈاکٹر سید عباس علی، ڈپٹی ڈائریکٹر، پنجاب ڈائیگنوسٹک لیب، لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ	18	ممبر

نان آفیشل ممبران

	آفیشل ممبران:	عہدہ
1۔	ڈاکٹر عبدالعلیم چودھری، سابقہ ڈائریکٹر جنرل، وائلڈ لائف اینڈ پارکس پنجاب B-III-84 جوہر ٹاؤن لاہور	ممبر
2۔	ڈاکٹر رفعت سلیمان بٹ، مکان نمبر U-159 گلی نمبر 4 فیز-II، ڈی ایچ اے لاہور	ممبر
3۔	پروفیسر ڈاکٹر فرح خان، چیئرپرسن باٹنی ڈیپارٹمنٹ، لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور	ممبر
4۔	مصلح الدین احمد خان، سرامیچو آرٹ، گلبرگ-III، لاہور	ممبر
5۔	مس روحین رفیق، جینڈر کنسلٹنٹ، شاہ شریف سٹریٹ، اچھرہ، لاہور	ممبر

(ب) سال 14-2013 کے دوران لاہور چڑیا گھر میں ترقیاتی کاموں (ADP) پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی۔

(ج) 14-2013 کے دوران لاہور چڑیا گھر کو -/110531470 روپے آمدن ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	آمدن داخلہ ٹکٹ	-/49884515 روپے
2۔	آمدن ٹھیکہ کار پارکنگ	-/9075085 روپے
3۔	آمدن ٹھیکہ جنگل کیفے	-/5250000 روپے
4۔	آمدن ٹھیکہ وزن مشین	-/142861 روپے
5۔	آمدن سٹالز وغیرہ	-/146000 روپے
6۔	فروخت جانوروں / پرندگان	-/718700 روپے
7۔	اونٹ سواری ٹھیکہ	-/1123230 روپے
8۔	میکینیکل ہاتھی ٹھیکہ	-/427585 روپے
9۔	ہاتھ سے بنے ہوئے کھلونوں کا ٹھیکہ	-/388574 روپے
10۔	فکسڈ ڈیپازٹ پر منافع	-/38704095 روپے
11۔	متفرق	-/4670825 روپے

لاہور: راجپوت انڈسٹری سندر سے متعلقہ تفصیلات

*7244: جناب آصف محمود: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) راجپوت انڈسٹری "سندر" جس کی بلڈنگ منہدم ہو چکی ہے اس بلڈنگ کی تعمیر کا ریکارڈ، بلڈنگ تعمیر کے لئے نقشہ کی منظوری، این او سی، زلزلہ کے خلاف مزاحمت کا سرٹیفکیٹ جو کہ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کی طرف سے جاری کیا گیا فراہم کریں؟

(ب) عمارتی تکمیل کا سرٹیفکیٹ، راجپوت انڈسٹری / فیکٹری بلڈنگ کی تعمیر میں توسیع کے نقشہ کی منظوری جس مجاز اتھارٹی کی طرف سے جاری کیا گیا فراہم کی جائے؟

(ج) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ کی طرف سے راجپوت انڈسٹری کی بلڈنگ منہدم ہونے تک اس کی تعمیراتی / توسیع کی نگرانی کا ریکارڈ بھی پیش کیا جائے؟

(د) راجپوت انڈسٹری صنعتی بلڈنگ کے منہدم ہونے کے باعث مرنے اور زخمی ہونے والے کارکنان کی تعداد، ان کی عمریں صنعت ہذا میں ان کے کام کی نوعیت، صنعتی شناخت نامہ مع اجرت کی شرح اور ہر کارکن کی مدت ملازمت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چوہدری محمد شفیق):

(الف) اس کے متعلق انکوائری چل رہی ہے اور سارا اصل ریکارڈ سی آئی اے (تفتیشی) نواں کوٹ کے پاس جمع ہے وہاں سے ریکارڈ واپس آنے پر مہیا کر دیا جائے گا۔

(ب) سارا اصل ریکارڈ سی آئی اے (تفتیشی) نواں کوٹ کے پاس جمع ہے وہاں سے ریکارڈ واپس آنے پر مہیا کر دیا جائے گا۔

(ج) سارا اصل ریکارڈ سی آئی اے (تفتیشی) نواں کوٹ کے پاس جمع ہے وہاں سے ریکارڈ واپس آنے پر مہیا کر دیا جائے گا۔

(د) تمام کارکنوں کا ریکارڈ لیبر ڈیپارٹمنٹ کے پاس موجود ہے۔

جنگلی جانوروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*6004: باؤ اختر علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں جنگلی جانوروں کی تعداد ناقص حکمت عملی کی وجہ سے ناپید ہوتی جارہی ہے،اب تک کیااقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنگلی جانور کم ہونے کی وجہ غیر قانونی شکار بھی ہے تو سال 13۔2012اور14۔2013میں کتنے چالان کئے گئے،کتنا جرمانہ وصول کیاگیااور کتنے چالان اب تک بقایاہیں، تفصیلاً بیان کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ صوبہ میں جنگلی جانوروں کی مقدار آبادی وتعداد جغرافیائی طور پر تقسیم ہوتی ہے۔ قدرتی تقسیم کے اعتبار سے جنگلی جانوروں کے تحفظ، قیام اور بندوبست کے انتظامات کئے جاتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔

1. جنگلی جانوروں / پرندوں کا پنجاب بھر میں دوران سروے اعداد وشمار (Population Census)تعین کیاجاتاہے۔
2. جنگلی جانوروں / پرندوں کی سالانہ ہجرت اور آبادی کے مطابق ہر سال صوبہ بھر میں شکار کا اعلامیہ جاری کیاجاتاہے۔
3. صوبے میں بدستور نیشنل پارکس، وائلڈلائف سنگچوریزاور گیم ریزروز کا قیام کیاگیاہے جس میں جغرافیائی اعتبار سے جنگلی جانوروں / پرندوں کی محفوظ افزائش نسل کو یقینی بنایا جاتا ہے اور خطرے سے دوچار جنگلی جانوروں / پرندوں کی کامیاب افزائش حاصل کی جاتی ہے۔
4. جنگلی جانوروں کے تحفظ، بقااور قیام کے لئے صوبے کے ماحولیاتی اور حیوانی اعتبار سے بہترین علاقہ جات یعنی سالٹ رینج اور چولستان میں وائلڈلائف پروٹیکشن فورسز کا قیام کیاگیاہے جس سے غیر قانونی شکاراور جانوروں کی پکڑ دھکڑ میں واضع کمی ہوئی ہے اور جنگلی جانوروں کے تحفظ کو یقینی بنادیاگیاہے نیز سٹاف جدید مواصلاتی اور سریع الحرکت ذرائع آمدورفت سے لیس ہے تاکہ مندرجہ بالاعلاقوں میں غیر قانونی مہم جو شکاری حضرات کے خلاف مؤثر کارروائی کی جاسکے۔
5. عوام الناس کو وائلڈلائف کے تحفظ اور بقاء کے عمل میں شامل کرنے کے لئے ایکٹ کی دفعہ 20 کے تحت پرائیویٹ گیم ریزروبے اور بریڈنگ فارم بنانے کے لائسنس / اجازت نامے جاری کئے جاتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے تاہم جنگلی جانوروں کی نسلیں اور تعداد کمی ہونے کی وجوہات حسب ذیل ہیں:

1. جنگلی علاقوں میں جنگلات کی کمی اور کٹاؤ
2. غیر متوازن موسمی حالات اور بارشوں میں کمی، دریاؤں کے بہاؤ اور آبی گزرگاہوں میں پانی کی کمی
3. قابل استعمال زمینوں میں زرعی فصلوں پر ادویات کا غیر ضروری استعمال
4. شہری اور دیہی علاقوں میں وسعت پذیری
5. ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ اور جنگلی جانوروں کے مسکن میں کمی (سکڑنا)
6. صنعتوں اور انسانی آبادی کا پھیلاؤ
7. جدید اسلحہ کا استعمال اور غیر قانونی شکار شامل ہیں تاہم زیر نظر جدول میں صوبے میں چالانات کی تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	سال	تعداد چالان	جرمانہ بذریعہ عدالت	محکمانہ معاوضہ	کل جرمانہ / محکمانہ معاوضہ	کل بقایا چالان دائر عدالت مارچ 2015 تک
1	2012-13	3248	2878997/-	6826380/-	9705377/-	
2	2013-14	4311	3120449/-	9076689/	12197138/-	7564

(upto date March 2015)

تحصیل چوبارہ میں عرب شیوخ کو شکار کے لئے جگہ الاٹ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6099: سردار قیصر عباس خان مگسی : کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چوبارہ کا علاقہ 1979 سے گیم ریزرو ہے اور 1979 سے لے کر تاحال سالانہ تحصیل چوبارہ کا علاقہ عرب شیوخ کو شکار کے لئے الاٹ کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر سال اس الاٹمنٹ کے عوض حکومت کو پرمٹ کی مد میں کروڑوں روپے کا ریونیو حاصل ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آج تک اس سے حاصل شدہ ریونیو سے علاقہ کے لوگوں کے لئے کوئی قابل ذکر پراجیکٹ نہیں بنایا گیا؟

(د) کیا حکومت اس غریب اور پسماندہ علاقے کے لوگوں کی فلاح و بہبود و روزگار کے لئے وہاں پر کوئی پراجیکٹ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان کی جائے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چوبارہ جو کہ رقبہ کے لحاظ سے ضلع لیہ کا ½ ہے وہاں پر آج تک کوئی پارک تک نہ بنایا گیا ہے وہاں پر پارک نہ بنانے کی کوئی وجہ ہے تو بیان فرمائی جائے، اگر حکومت وہاں پر کوئی پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے چوبارہ میں حسب ذیل ترقیاتی منصوبے شروع کر رکھے ہیں:
جیسا کہ مردانہ کالج چوبارہ۔ شہر کی حدود میں دورویہ سڑک۔ چوبارہ تانواں کوٹ 22 کلومیٹر ڈبل روڈ چوبارہ کے تمام سکولز کی مرمت۔ پبلک سکیورٹی کے تحت سکولز کی دیواریں اونچا کرنا اور باربڈ وائر لگانا۔ چوبارہ ہسپتال کی اپ گریڈیشن وغیرہ وغیرہ شامل ہیں

(ہ) یہ درست ہے۔ جبکہ ماحولیاتی و موسمی تغیر Desert Ecology کی وجہ سے یہاں پر وائلڈ لائف پارک فی الحال تعمیر کرنے کا منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

محکمہ جنگلات راولپنڈی کی جانب سے بحریہ ٹاؤن کو الاٹ کردہ زمین سے متعلقہ تفصیلات

*7201: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بحریہ ٹاؤن راولپنڈی اور محکمہ جنگلات کے درمیان ایک معاہدہ جس کے تحت جنگلات کی زمین بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کو دی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو کل کتنی جنگلات کی زمین بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کو دی گئی ہے؟

(ج) کیا محکمہ جنگلات نے بحریہ ٹاؤن کو جو زمین دی ہے اس کی کوئی قیمت وصول کی ہے اگر ہاں تو کتنی ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ جنگلات اور بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کے درمیان کوئی معاہدہ ہوا تھا۔

(ب) دسمبر 2006 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر لوہی بھیر اور تخت پڑی میں حد برابری ہوئی جس کے نتیجے میں درج ذیل پوزیشن سامنے آئی۔

1. 44 کنال 04 مرلہ محکمہ جنگلات کی زمین بحریہ ٹاؤن کے قبضے میں پائی گئی جس کا قبضہ محکمہ جنگلات نے موقع پر لے لیا تھا۔
2. 113 کنال 07 مرلہ محکمہ جنگلات کی مزید زمین بحریہ ٹاؤن کے قبضے میں پائی گئی جس کا قبضہ بھی محکمہ جنگلات نے موقع پر لے لیا تھا۔
3. اسی طرح بحریہ ٹاؤن کی 765 کنال زمین محکمہ جنگلات کے قبضے میں پائی گئی جبکہ 1170 کنال زمین محکمہ جنگلات کی مزید زمین بحریہ ٹاؤن کے قبضے میں پائی گئی تھی جس پر بحریہ ٹاؤن نے 405 کنال زمین محکمہ جنگلات کو دے دی تھی۔

اس طرح محکمہ جنگلات پنجاب کی رکھ تخت پڑی میں کل 1170 کنال زمین بحریہ ٹاؤن کے قبضہ میں پائی گئی اور بحریہ ٹاؤن کی 765 کنال زمین محکمہ جنگلات کے قبضے میں نکلی لہٰذا ایک سمری کی منظوری سے زمین کا قبضہ لیا اور دیا گیا۔

اسی طرح رکھ لوہی بھیر میں بھی ڈیمارکیشن کی روشنی میں محکمہ جنگلات کی زمین بحریہ ٹاؤن کے قبضے میں پائی گئی اور بحریہ ٹاؤن نے دوسری جگہ اپنی ملکیتی 72 کنال زمین محکمہ جنگلات کو دی تھی۔

(ج) محکمہ جنگلات پنجاب نے بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کو نہ فروخت کی ہے اور نہ ہی زمین کی قیمت وصول کی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سیالکوٹ: روڈ پر سٹون کرشنگ فیکٹریز سے متعلقہ تفصیلات

518: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گلوٹیاں موڑ، گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ پر Stone Crushing Factories ہیں، یہ فیکٹریاں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ فیکٹریاں آبادی میں ہونے کی وجہ سے گھر کے تقریباً 9،9 افراد ہمیشہ کے لئے مریض ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ درج بالا فیکٹریاں یہاں کے باسیوں کو آلودگی کی وجہ سے موت بانٹ رہی ہیں کیا حکومت انہیں یہاں سے منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ گلوٹیاں موڑ سیالکوٹ روڈ پر صرف ایک فیکٹری واقع ہے جس کا نام اشرف سٹون لائننگ انڈسٹری ہے۔

(ب) اشرف سٹون لائننگ انڈسٹری جس جگہ واقع ہے اس کے ارد گرد کمرشل، انڈسٹریل اور زرعی رقبہ ہے اور مذکورہ فیکٹری سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ڈسکہ میں واقع ہے۔ سٹون کی گرائنڈنگ اور سکریننگ کرتے وقت dust پیدا ہوتی ہے جس سے صحت پر اثر پڑ سکتا ہے۔

(ج) اشرف سٹون لائننگ انڈسٹری گلوٹیاں موڑ عقب چاند سی این جی سٹیشن سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ڈسکہ کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول پنجاب انوائرمنٹ پروٹیکشن ایکٹ 2012 کے تحت کارروائی کر رہا ہے۔

پنجاب میں جنگلات کے رقبہ کی تعداد و تفصیل

563: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب کے کل کتنے رقبے پر جنگلات ہیں، سال 2014 کے دوران ان جنگلات میں کل کتنے اور کتنی مالیت کے پودے لگائے گئے؟

(ب) پنجاب میں کہاں کہاں جنگلات پائے جاتے ہیں نیز سال 2014 کے دوران ان جنگلات کی توسیع کے لئے کل کتنا فنڈ رکھا گیا، کتنا استعمال ہوا اور کتنا ابھی تک باقی ہے نیز یہ فنڈ کہاں کہاں استعمال ہوا، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) پنجاب بھر میں 1.639 ملین ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں۔ سال 2014 میں لگائے گئے پودہ جات کی تعداد اور مالیت کی تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل	تعداد (ملین)	مالیت (ملین)
پودہ جات	16.10	64.40
قلمات	6.90	6.90
ٹوٹل:	23.00	71.30

(ب) صوبہ پنجاب میں 1.639 ملین ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں۔ جن کی علاقہ وار تفصیل درج ذیل ہے:

پہاڑی جنگلات 0.171 ملین ایکڑ (بمقام: مری کہوٹہ، ضلع راولپنڈی کے پہاڑی جنگلات)، نیم پہاڑی جنگلات / جھاڑی دار جنگلات 0.635 (بمقام: راولپنڈی، اٹک، چکوال، جہلم، خوشاب اور ڈی جی خان کے پہاڑوں کے نچلی سطح کے جنگلات)، آبپاری ذخیرہ جات / جنگلات 0.371 ملین ایکڑ (صوبہ بھر کے میدانی سیرابی علاقہ جات)، دریائی جنگلات / بیلہ جات 0.144 ملین ایکڑ (دریائے راوی، جہلم، سندھ اور چناب کے کنارہ جات کے جنگلات)، رینج لینڈ / چراگاہیں 0.138 ملین، ایکڑ (تھل، لیہ، بھکر، چولستان، بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان) علاوہ ازیں صوبہ بھر میں قطاروں میں جنگلات نہروں کے کنارے 32640 کلو میٹر، سڑکات کے کنارے 11680 کلو میٹر، ریلوے لائنوں کے کنارے 2987 کلو میٹر پر پائے جاتے ہیں۔ ان جنگلات کی شرح کا تناسب کل رقبہ کا تقریباً 3.1 فیصد ہے۔

پنجاب میں سال 2014 کے دوران جنگلات کی توسیع کے لئے شجرکاری کی مد میں 2773.274 ملین روپے رکھے گئے۔ جن میں سے 31-مارچ 2015 تک 1709.273 روپے خرچ ہو چکے ہیں اور 1064.001 ملین روپے بقایا ہیں۔ جنگلات کی توسیع کے لئے شجرکاری پنجاب کے تمام اضلاع میں کی جارہی ہے۔

صوبہ بھر میں سٹون کرشنگ فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

519: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں Stone Crushing Factories موجود ہیں اور وہ Silicosis کی بیماری پھیلا رہی ہیں جس کی کوئی ویکسین بھی نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ Stone Crushing Factories اب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ میں بھی بننا شروع ہو گئی ہیں اور ان کی وجہ سے علاقے کے مکینوں میں متعدد بیماریاں پھیل رہی ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت جہاں پر یہ فیکٹریاں موجود ہیں اور موت بانٹ رہی ہیں ان فیکٹریوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں، وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں تقریباً 717 سٹون کرشنگ فیکٹریز ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ باقی سوال کا حصہ محکمہ صحت اور محکمہ لیبر سے متعلقہ ہے۔

(ب) سال 1991 سے پہلے سمال انڈسٹریل اسٹیٹس گجرات، جہلم اور ڈسکہ میں ایک ایک سٹون کرشنگ فیکٹری لگائی گئی تھی اس کے بعد کوئی سٹون کرشنگ فیکٹری کسی انڈسٹریل اسٹیٹ میں نہیں لگائی گئی / جا رہی۔

(ج) یہ محکمہ لیبر اور محکمہ تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے۔

ضلع لاہور میں پارکس اور زوسے متعلقہ تفصیلات

664: باؤ اختر علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں محکمہ کے پارکس اور Zoo کہاں کہاں واقع ہیں اور ان کا رقبہ کتنا ہے، تفصیل بتائیں؟

(ب) حکومت نے سال 13-2012 اور 14-2013 میں ان کی دیکھ بھال پر کتنی رقم خرچ کی، ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان پارکس اور Zoo میں عوام کی تفریح کے لئے کون کون سی سہولیات فراہم کر رہی ہے نیز کیا حکومت ان میں مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل بتائیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں محکمہ کے پارکس وزو مندرجہ ذیل مقامات پر واقع ہیں:

1. جلو وائلڈ لائف بریڈنگ سنٹر جلو میں واقع ہے۔ لاہور سے بیس کلو میٹر مشرق میں لاہور واہگہ ریلوے ٹریک کے ساتھ جلو پارک کا رقبہ 357 ایکڑ ہے جس میں سے 43 ایکڑ پر وائلڈ لائف بریڈنگ سنٹر واقع ہے
2. لاہور سفاری زو بمقام رائے ونڈ روڈ واقع ہے جس کا رقبہ 250 ایکڑ ہے۔
3. لاہور چڑیا گھر بمقام مال روڈ (شاہراہ قائداعظم) واقع ہے جس کا رقبہ 25 ایکڑ ہے۔

(ب) ان پارکوں /Zoo میں مالی سال 13-2012 اور 14-2013 میں ان کی دیکھ بھال پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ جلو پارک لاہور۔

نمبر شمار	خرچہ کی مد	خرچ ہونے والی رقم دوران سال (ملین روپے)	
		2012-13	2013-14
1	اسٹیبلشمنٹ	13.855	13.815
2	فیڈ اینڈ ادویات	4.868	8.042
3	دیگر اخراجات	2.701	4.275
	ٹوٹل	21.423	26.132

2۔ سفاری زو لاہور۔

نمبر شمار	خرچہ کی مد	خرچ ہونے والی رقم دوران سال (ملین روپے)	
		2012-13	2013-14
1	اسٹیبلشمنٹ	17.240	18.780
2	فیڈ اینڈ ادویات	13.293	13.747
3	دیگر اخراجات	3.578	3.095
	ٹوٹل	34.111	35.622

3۔ چڑیا گھر لاہور

نمبر شمار	خرچہ کی مد	خرچ ہونے والی رقم دوران سال (ملین روپے)	
		2012-13	2013-14
1	اسٹیبلشمنٹ	42.308	44.756
2	فیڈ اینڈ ادویات	23.501	24.480
3	دیگر اخراجات	6.956	7.830
	ٹوٹل	72.765	77.066

(ج) ان پارکس و Zoo میں عوام کی تفریح کے لئے فراہم کی گئیں سہولیات کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

1۔ عوام کی تفریح کے لئے مختلف قسم کے جھولے، بنچز، واٹر کولر، واش رومز، کنٹین، گھڑسواری، بگھی رائڈ، مکینیکل ہاتھی رائڈ، جیسی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

2۔ عوام کی تفریح کے لئے آبشار، تالاب، ویز ٹر شیلٹرز بنائے گئے ہیں۔

3۔ عوام کی دلچسپی اور تفریح کے لئے اینیمل انکلوژرز، سانپ گھر اور جنگلی حیات کا عجائب گھر وغیرہ بھی بنائے گئے ہیں۔ ان پارکس میں جانوروں اور پرندوں کی مختلف اقسام کے علاوہ کچھ ریپٹائلز بھی رکھے گئے ہیں، نیز مندرجہ بالا پارکس /zoo میں مزید عوامی سہولیات کی فراہمی / بہتری کے لئے ماسٹر پلاننگ کی جارہی ہے۔

ساہیوال: ٹیکنیکل کالجز وانسٹیٹیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

792: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کون کون سے ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالجز (گرلز و بوائز) کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ان انسٹیٹیوٹس میں کونسے شعبہ جات ہیں اور کن شعبہ جات کی کمی ہے، شعبہ وار تفصیل فراہم کریں؟

(ج) ان اداروں میں شعبہ وار اساتذہ کی تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے زیر انتظام کل چھ ادارے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں:

1. گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، ساہیوال، اولڈ ہڑپہ روڈ ساہیوال
2. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (احمد مراد روڈ) ساہیوال
3. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (اولڈ ہڑپہ روڈ) ساہیوال
4. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) ساہیوال، نئی آبادی ساہیوال
5. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ چیچہ وطنی، اوکاں والا روڈ چیچہ وطنی
6. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) چیچہ وطنی، المدینہ مارکیٹ، ریلوے روڈ نزد NBP چیچہ وطنی

(ب) اداروں میں موجود شعبہ جات کی تفصیل

1۔ادارے کا نام: گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، ساہیوال

ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئرنگ (تین سالہ)

فوڈ پراسیسنگ اینڈ پریزویشن ٹیکنالوجی، الیکٹریکل ٹیکنالوجی، سول ٹیکنالوجی، مکینیکل ٹیکنالوجی اور آٹو اینڈ فارم ٹیکنالوجی

میٹرک ٹیک (دوسالہ کورس)

2۔ادارے کا نام: گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (احمد مراد روڈ) ساہیوال

جی۔ٹو (دوسالہ)

الیکٹریشن، الیکٹرونکس ایپلیکیشنز، ہیٹ وینٹیلیشن ائیر کنڈیشننگ اینڈ ریفریجرشن (HVACR)، سول ڈرافٹسمین، مشینسٹ، آٹو مکینک

جی۔تھری (ایک سالہ)

الیکٹریشن، ہیٹ وینٹیلیشن ائر کنڈیشننگ اینڈ ریفریجرشن (HVACR)، سول ڈرافٹسمین، مشینسٹ، آٹومکینک

3۔ادارے کا نام: گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (اولڈ ہڑپہ روڈ) ساہیوال

جی۔ٹو (دوسالہ)

الیکٹریشن، الیکٹرونکس ایپلیکیشنز، مکینیکل ڈرافٹسمین، مشینسٹ، آٹومکینک، فیٹر جنرل، ویلڈنگ

4۔ادارے کا نام: گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ چیچہ وطنی

جی ٹو (دوسالہ)

الیکٹریشن، الیکٹرونکس ایپلیکیشنز، ہیٹ وینٹیلیشن ائیر کنڈیشننگ اینڈ ریفریجرشن (HVACR)، آٹو مکینک

5۔ادارے کا نام: گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) ساہیوال

میٹرک ووکیشنل، ڈومیسٹک ٹیلرنگ، مشین ایمبرائیڈری، فیشن ڈیزائننگ، بیوٹیشن، کمپیوٹر ایپلیکیشنز

6۔ ادارے کا نام: گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) چیچہ وطنی، المدینہ مارکیٹ، ریلوے روڈ نزد NBP چیچہ وطنی

ڈومیسٹک ٹیلرنگ، مشین ایمبرائیڈری، فیشن ڈیزائننگ، بیوٹیشن، کمپیوٹر ایپلیکیشنز

مندرجہ بالا ادارے اپنی مکمل استعداد کے مطابق چل رہے ہیں۔ان میں مارکیٹ کی ضرورت کے مطابق شارٹ کورسز کا اجراء کر دیا گیا ہے نیز یہاں سے ٹریننگ حاصل کرنے والوں کے لئے روزگار کا بھی حصول آسان کیا جارہا ہے۔

(ج) اداروں میں شعبہ وار اساتذہ کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ وائلڈ لائف میں تعینات سٹاف کی تفصیلات

862: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ وائلڈ لائف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تعینات سٹاف اور خالی اسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2010 سے اب تک کتنے غیر قانونی شکار کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) محکمہ وائلڈ لائف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تعینات سٹاف اور خالی اسامیوں کی تفصیل جدول (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جولائی 2010 سے جون 2015 تک 284 غیر قانونی شکاریوں کے چالان مرتب کئے گئے ہیں جبکہ 162 شکاریوں کو مختلف عدالتوں سے مبلغ -/258,700 روپے جُرمانہ کی سزائیں ہوئیں اور 122 شکاریوں سے -/431,500 روپے محکمانہ معاوضہ وصول کیا گیا اور چالان داخل دفتر کر دیئے گئے۔اور رقم معاوضہ سرکاری خزانہ میں جمع کرا دی گئی۔

ساہیوال: محکمہ صنعت کی طرف سے رجسٹرڈ شدہ اداروں سے متعلقہ تفصیلات

793: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ صنعت نے کون کونسی فیکٹریاں، کارخانے اور صنعتیں رجسٹرڈ کی ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان اداروں میں تعینات ملازمین کی تعداد کتنی ہے، تفصیل ادارہ وار فراہم کریں؟

(ج) ان اداروں سے محکمہ ہذاماہانہ کس کس مد میں کتنی رقم وصول کرتا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع ساہیوال میں343 کارخانے موجود ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔تاہم محکمہ انڈسٹریز سے کوئی بھی فیکٹری یا کارخانہ رجسٹرڈ نہ ہے۔ یہ سوال لیبر ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال کے کارخانوں میں ملازمین کی تعداد8922 ہے۔ادارہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ ہذاان کارخانوں سے ماہانہ کسی قسم کی کوئی رقم وصول نہ کرتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: وائلڈلائف اینڈ بریڈنگ پارک میں تعینات عملہ سے متعلقہ تفصیلات

863: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وائلڈلائف اینڈ بریڈنگ پارک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تعینات عملہ کی عہدہ وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے،اس وقت کون سی اسامی کتنے عرصہ سے خالی ہے؟

(ب) سال2010 سے اب تک پارک میں کتنے جانور نئے لائے گئے اور کتنے جانوروں کی بریڈنگ کی گئی، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا محکمہ مذکورہ پارک کی چار دیواری بنانے کا ارادہ رکھتا ہے،اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) وائلڈلائف اینڈ بریڈنگ پارک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تعینات عملہ کی عہدہ وار تفصیل درج ذیل ہے:

نام پوسٹ	بی پی ایس	تعداد پوسٹ	تعینات سٹاف	خالی اسامیاں
وائلڈلائف سپروائزر	14	01	01	01
فیلڈکمپونڈر	06	01	01	–
واچر	05	02	02	–
خاکروب	01	02	02	–

* وائلڈلائف سُپروائزر (بی ایس۔14) کی اسامی عرصہ دس سال سے خالی ہے۔

(ب) سال2010 سے کوئی نیا جانور نہ لایا گیا ہے اور پارک میں شیڈز کی گنجائش کے مطابق رکھے گئے جانوروں / پرندوں کی بریڈنگ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جانوران / پرندگان	تعداد
1-	مفلن شیپ	18
2-	بلیک شولڈر مور	10
3-	کامن مور	01
4-	سفید مور	03
5-	پائیڈ مور	04
6	سلور فیزنٹ	12

(ج) پارک کی چار دیواری 89-1987 میں چین لنک سے بنائی گئی تھی جو کہ اپنی میعاد پوری کر چکی ہے۔ محکمہ تحفظ جنگلی حیات اینڈ پارکس، پنجاب نے پارک کی توسیع کے لئے 15-2014 میں ترقیاتی سکیم بنائی تھی جس میں پارک کی چار دیواری بھی شامل تھی جو کہ اینول ڈویلپمنٹ پروگرام میں شامل نہ ہو سکی۔ اب سال 16-2015 میں ترقیاتی سکیم دوبارہ ADP میں شامل کرنے کے لئے ارسال کی جائے گی۔ سکیم کی منظوری کے بعد پارک کی چار دیواری بنا دی جائے گی۔

صوبہ بھر کی انڈسٹریل اسٹیٹ اور ساہیوال میں مزید انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام

796: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں انڈسٹریل اسٹیٹس کہاں کہاں قائم کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ انڈسٹریل اسٹیٹ حکومت اور سیلف فنانس کی بنیاد پر چل رہے ہیں، ان کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا ضلع ساہیوال میں انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی گئی ہے اگر ہاں تو کب سے اور کہاں واقع ہے، اس کے کل رقبہ اور اس کے مکمل strength سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت صنعتی رجحان کو دیکھتے ہوئے ساہیوال میں مزید انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) صوبہ بھر میں انڈسٹریل اسٹیٹ مندرجہ ذیل اضلاع میں قائم کی گئی ہے۔

انڈسٹریل اسٹیٹ کا نام	ضلع
قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ	لاہور
سندرانڈسٹریل اسٹیٹ	لاہور
ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ 1	ملتان
ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ 2	ملتان
رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ	رحیم یار خان
بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ	سرگودھا
وہاڑی انڈسٹریل اسٹیٹ	وہاڑی

(ب) مندرجہ ذیل انڈسٹریل اسٹیٹ میں گورنمنٹ نے لون دیا ہے۔

1۔ وہاڑی انڈسٹریل اسٹیٹ 2۔ قائداعظم اپیرل پارک

بقایا تمام انڈسٹریل اسٹیٹس سیلف فنانس پر چل رہی ہیں۔

(ج) اگر گورنمنٹ اس کے فنڈز مہیا کردے تو ضلع ساہیوال میں انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی جاسکتی ہے۔

(د) حکومت ضلع ساہیوال میں انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی feasibility مکمل کی جاچکی ہے جیسے ہی فنڈ مہیا ہوں گے،انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔

چیئرمین ودیگر افسران پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

813: میاں طاہر: کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور کے چیئرمین، سیکرٹری اور دیگر اہم اسامیاں خالی ہیں جن پر عرصہ دراز سے عارضی تعیناتی کر کے کام چلایا جارہا ہے؟

(ب) یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) ان اسامیوں پر تعیناتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں، یہ اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) درست نہ ہے۔ موجودہ صورتحال یہ ہے کہ مورخہ 24.08.15 سے محترمہ صائمہ جاوید، جوائنٹ ڈائریکٹر / مینجر، ٹیوٹا اور مورخہ 01.09.15 سے مسٹر محمد ارشد، پرنسپل گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، گلبرگ، لاہور کو چیف منسٹر پنجاب کی منظوری سے بالترتیب بطور چیئر پرسن اور کنٹرولر امتحانات، پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن، لاہور میں تعینات کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کی روشنی میں ایک کیبنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے بھی اپنی سفارشات میں ان افسران کی فل ٹائم تعیناتی کی سفارش کی ہے اور سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کر دی گئی ہے اور مسٹر ذوالفقار احمد چیمہ، سسٹم انالسٹ، پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن، لاہور مورخہ 28.12.15 سے بطور سیکرٹری بورڈ اضافی چارج پر کام کر رہے ہیں۔ مزید پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن، لاہور ایکٹ 1977 کے تحت بورڈ کی گورننگ باڈی نے اپنے اجلاس منعقدہ مورخہ 15.01.16 میں مسٹر ذوالفقار احمد چیمہ کو فل ٹائم سیکرٹری تعینات کرنے کی سفارش کی ہے اور فل ٹائم تعیناتی کی منظوری کے لئے ان کا کیس کنٹرولنگ اتھارٹی کو بھجوایا جا رہا ہے۔

(ب) یہ اسامیاں اب خالی نہ ہیں۔

(ج) جیسا کہ سوال نمبر (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ چیئرمین، سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات کی اسامیوں پر افسران تعینات ہیں اور احسن طریقے سے اپنے سرکاری فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور کوئی مسئلہ نہ ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ سے متعلقہ تفصیلات

1002: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی منظوری ہو چکی ہے؟

(ب) اگر سال 16-2015 میں اس منصوبے کے لئے بجٹ مختص کیا گیا ہے تو اس کا حجم کتنا ہے، تفصیل دیں؟

(ج) کیا سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے جگہ مختص کر دی گئی ہے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منظور کردہ انڈسٹریل اسٹیٹ میں کون سی سہولیات فراہم کی جائیں گی اور یہ منصوبہ کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) وزیر اعلیٰ پنجاب "ایگریکلچرل اینڈ انڈسٹریل پارک / انڈسٹریل اسٹیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ" کے قیام کی منظوری بذریعہ چٹھی مورخہ 15-02-24 دے چکے ہیں۔ بعد ازاں حکومت پنجاب محکمہ صنعت کی چٹھی مورخہ 15-03-02 کی روشنی میں ریجنل ڈائریکٹر، پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن، فیصل آباد، اسسٹنٹ سول انجینئر اور سول انجینئر، پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن، ہیڈ آفس، لاہور نے جناب ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ساتھ اس سلسلہ میں میٹنگ کی اور محکمہ مال کے افسران نے 715 کنال 8 مرلہ واقع چک نمبر 153 گ ب بائی پاس پھلور روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نشاندہی کی۔

(ب) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے محکمہ انڈسٹریز کی ہدایات پر ایک تفصیلی رپورٹ مرتب کی جو کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش کی گئی جس پر انہوں نے احکامات جاری فرمائے کہ یہ رپورٹ متعلقہ ایم این اے کے علم میں لائی جائے اور ان سے کہا جائے کہ ضلعی انتظامیہ سے مل کر متبادل مناسب جگہ کی نشاندہی کریں تاکہ انڈسٹریل اسٹیٹ / پارک قائم کیا جا سکے۔ رپورٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ابھی ضلعی انتظامیہ اور متعلقہ ایم این اے جناب محمد جنید چودھری (این اے-93) نے متبادل جگہ کی نشاندہی نہیں کی جونہی ان کی طرف سے متبادل جگہ کی نشاندہی ہو جائے گی تب سکیم حکومت پنجاب کو فنڈز کی فراہمی کے لئے پیش کر دی جائے گی۔

(د) اس سلسلہ میں مزید کارروائی نئی جگہ کی نشاندہی کے بعد ہی کی جائے گی۔

سیالکوٹ: ضلع بھر میں رجسٹرڈ فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

1005: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنی فیکٹریاں رجسٹرڈ ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کریں؟
(ب) ضلع سیالکوٹ میں ٹیکنیکل ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں اور ان اداروں میں کس کس ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟
(ج) ضلع سیالکوٹ میں اس وقت انڈسٹری کی بہتری کے لئے کون کون سے ادارے کام کر رہے ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) انڈسٹریل ڈائریکٹری کے مطابق ضلع سیالکوٹ 3024 فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تاہم محکمہ انڈسٹریز سے کوئی بھی کارخانہ رجسٹرڈ نہ ہے۔ یہ لیبر ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔
(ب) محکمہ ہذا سے متعلقہ نہ ہے۔ تاہم ضلع سیالکوٹ میں16 ٹیکنیکل ادارے چل رہے ہیں۔ تفصیل لف ہے۔
(ج) سیالکوٹ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری، پاکستان سپورٹس گڈز مینو فیکچرنگ اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن سیالکوٹ، سرجیکل انسٹرومنٹس اینڈ مینو فیکچرنگ ایسوسی ایشن سیالکوٹ، پاکستان گلوز مینو فیکچرنگ اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن سیالکوٹ، پاکستان ہوزری مینو فیکچرنگ ایسوسی ایشن سیالکوٹ، پاکستان ریڈی میڈ گارمنٹس مینو فیکچرنگ ایسوسی ایشن سیالکوٹ، پاکستان لیدر گارمنٹس مینو فیکچرنگ اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن سیالکوٹ، پنجاب سمال انڈسٹری کلسٹر ڈویلپمنٹ سنٹر، محکمہ تحفظ ماحول، محکمہ لیبر، پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن، سمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز ڈویلپمنٹ اتھارٹی، ایکسپورٹ پروسیسنگ زون اتھارٹی، سوشل سکیورٹی اور ڈسٹرکٹ آفیسر انڈسٹریز، پرائسز، ویٹس اینڈ میئرز ضلع سیالکوٹ میں صنعت کی بہتری کے لئے کام کر رہے ہیں۔

ساہیوال میں رجسٹرڈ اور نان رجسٹرڈ فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

1028: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنی فیکٹریاں کس کس جگہ اور کتنے رقبہ پر واقع ہیں؟

(ب) کتنی فیکٹریاں رجسٹرڈ ہیں اور کتنی رجسٹرڈ نہ ہیں، نان رجسٹرڈ فیکٹریوں کے خلاف اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیلات دیں؟

(ج) فیکٹری مالکان کی طرف سے گزشتہ پانچ سال کے دوران ڈیوٹی پر وفات پانے والے یا حادثہ کا شکار ہونے والے کون کون سے ملازمین کے لواحقین کو مالی امداد دی گئی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع ساہیوال میں343 فیکٹریاں مختلف علاقوں میں واقع ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور رقبہ کے بارے میں معلومات نہ ہیں۔

(ب) یہ محکمہ لیبر سے متعلقہ ہے۔

(ج) یہ محکمہ لیبر سے متعلقہ ہے۔

لاہور: فیکٹریوں میں بوائلرز لگانے سے متعلقہ تفصیلات

1041: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال2010 سے آج تک کتنی اور کون کون سی فیکٹریوں میں بوائلرز لگائے گئے اور کتنی فیکٹریوں میں بوائلرز کی انسپکشن کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں محکمہ انڈسٹری کے پاس پورے ڈویژن کی فیکٹریوں کی چیکنگ اور کارروائی کے لئے عملہ کی تعداد کم ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قانون کا عملی نفاذ نہ ہونے کے باعث گنجان آباد علاقوں میں استعمال شدہ بوائلرز کی خریداری اور تنصیب کا رجحان عام ہو چکا ہے؟

(د) کیا حکومت انسپکٹرز / عملہ کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع لاہور میں سال2010 سے آج تک کل248 فیکٹریوں میں بوائلرز لگائے گئے۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز تمام فیکٹریوں میں لگائے گئے بوائلزر کی انسپکشن کی گئی۔

(ب) محکمہ انڈسٹریز کے پاس تمام ڈویژنز کی فیکٹریوں کی چیکنگ اور کارروائی کے لئے عملہ کی تعداد پوری ہے۔

(ج) فروری 2012 میں گورنمنٹ آف پنجاب نے رہائشی علاقوں میں انسپکشن بحال کر دی ہے۔ انسپکٹوریٹ آف بوائلرز قانون اور پالیسی کے مطابق بوائلرز کی انسپکشن کر رہا ہے، غیر قانونی بوائلرز کو نوٹس جاری کر رہا ہے اور کچھ رہائشی علاقوں میں غیر قانونی بوائلرز کا آپریشن روک کر ان کے خلاف قانونی کارروائی بھی جاری ہے۔

(د) فی الحال حکومت بوائلر سرکل (ڈویژن) لاہور میں انسپکٹرز / عملہ کی تعداد بڑھانے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ ایک انسپکٹر کے ساتھ لاہور کا ایک زونل ڈپٹی چیف انسپکٹر آف بوائلرز مقرر کر دیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ چیف انسپکٹر آف بوائلرز بھی انسپکشن کرتے ہیں۔

لاہور: رجسٹرڈ فیکٹریوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1042: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنی فیکٹریوں کس جگہ اور کتنے رقبہ پر ہیں؟

(ب) ان میں کتنی فیکٹریاں رجسٹرڈ ہیں اور جو فیکٹریاں رجسٹرڈ نہ ہیں ان کے خلاف محکمہ نے اب تک کیا کارروائی کی؟

(ج) فیکٹریوں میں ملازمین کی تعداد اور ان کو کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(د) حکومت اور فیکٹری مالکان کی طرف سے سال 2010 سے اب تک ڈیوٹی پر وفات پانے والے یا حادثہ کا شکار ہونے والے کون کون سے ملازمین کے لواحقین کو مالی امداد دی گئی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع لاہور میں انڈسٹریل ڈائریکٹری 2007 کے مطابق فیکٹریوں کی تعداد 3007 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو شہر کے مختلف علاقوں میں واقع ہیں اور رقبہ کے بارے میں معلومات نہ ہیں۔

(ب) رجسٹریشن کا اختیار دفتر ہذا کے پاس نہ ہے اور نہ ہی کوئی کارروائی کا اختیار ہے۔

(ج) فیکٹریوں میں ملازمین کی تعداد 1,63,778 ہے اور محکمہ ہذا کسی قسم کی کوئی سہولت فراہم نہیں کرتا۔

(د) دفتر ہذا کے متعلقہ نہ ہے اور یہ محکمہ لیبر کے متعلقہ ہے۔

گجرات: ٹیوٹا کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1069: میاں طارق محمود: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں ٹیوٹا کے کتنے ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں کے سال 15-2014 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان اداروں میں کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع میں مزید ٹیکنیکل ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع گجرات میں ٹیوٹا کے کل 9 ادارے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں:

1. گورنمنٹ سویڈش پاکستانی کالج آف ٹیکنالوجی، سروس موڑ گجرات
2. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، سروس موڑ گجرات
3. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) جلالپور جٹاں روڈ گجرات
4. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) نیا آرامین ڈار گلی کھاریاں
5. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) نزد ہسپتال چوک ملکہ منگلیہ
6. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، نزد کھوکھا سٹاپ جلالپور جٹاں ضلع گجرات
7. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، جی ٹی روڈ کھاریاں
8. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، جی ٹی روڈ نزد راجپوت ہوٹل سرائے عالمگیر
9. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، ڈھلیاں چوک نزد فضل پلازہ ڈنگہ

(ب)

ادارے کا نام	کل اخراجات
1۔گورنمنٹ سویڈش پاکستانی کالج آف ٹیکنالوجی، سروس موڑ گجرات	84,631,906
2۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، سروس موڑ گجرات	16,744,435
3۔گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) جلالپور جٹاں روڈ گجرات	8,014,496

4۔گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) نیاآرامین ڈار گلی کھاریاں	3,360,449
5۔گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) نزد ہسپتال چوک ملکہ منگلیہ	3,040,063
6۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، نزد کھوکھاشاپ جلالپور جٹاں ضلع گجرات	2,411,842
7۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، جی ٹی روڈ کھاریاں	4,221,271
8۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، جی ٹی روڈ نزد راجپوت ہوٹل سرائے عالمگیر	2,950,794
9۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، ڈھلیاں چوک نزد فضل پلازہ ڈنگہ	2,842,747

اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

ادارے کا نام	کل اخراجات
1۔گورنمنٹ سویڈش پاکستانی کالج آف ٹیکنالوجی، سروس موڑ گجرات	1911
2۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، سروس موڑ گجرات	471
3۔گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) جلالپور جٹاں روڈ گجرات	341
4۔گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) نیاآرامین ڈار گلی کھاریاں	345
5۔گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) نزد ہسپتال چوک ملکہ منگلیہ	101
6۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، نزد کھوکھاشاپ جلالپور جٹاں ضلع گجرات	68
7۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، جی ٹی روڈ کھاریاں	160
8۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، جی ٹی روڈ نزد راجپوت ہوٹل سرائے عالمگیر	100
9۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، ڈھلیاں چوک نزد فضل پلازہ ڈنگہ	145

(د) جی ہاں! گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گجرات برائے خواتین کی عمارت زیر تعمیر ہے جس میں خواتین کے لئے تین سالہ ڈپلومہ کے کورسز کروائے جائیں گے۔

لاہور اور شیخوپورہ کی فیکٹریوں میں بوائلرز لگانے سے متعلقہ تفصیلات

1166: میاں طاہر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور اور شیخوپورہ میں سال 14-2013 کے دوران کل کتنی فیکٹریوں میں بوائلرز لگائے گئے نیز کتنی فیکٹریوں میں لگائے گئے بوائلرز کی انسپکشن کی گئی اور کتنی فیکٹریوں کی انسپکشن نہیں کی گئی؟

(ب) ضلع لاہور اور شیخوپورہ میں محکمہ انڈسٹریز کے پاس فیکٹریوں کی چیکنگ اور کارروائی کے لئے کتنے انسپکٹر موجود ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ قانون کا عملی نفاذ نہ ہونے کے باعث ان اضلاع کی گنجان آبادیوں کے ساتھ ساتھ دیگر علاقوں میں استعمال شدہ بوائلرز کی خریداری اور تنصیب کا رجحان عام ہو چکا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صنعت نے کبھی بوائلر اینڈ پریشر ویسلز آرڈیننس 2002 پر کبھی عملدرآمد ہی نہیں کیا، اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع لاہور اور شیخوپورہ میں سال 14-2013 کے دوران کل 159 فیکٹریوں میں بوائلرز لگائے گئے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز تمام فیکٹریوں میں لگائے گئے بوائلرز کی انسپکشن بھی کی گئی۔

(ب) ضلع لاہور اور شیخوپورہ میں محکمہ انڈسٹریز کے پاس فیکٹریوں کی چیکنگ اور کارروائی کے لئے ایک انسپکٹر موجود ہے۔ اس کے علاوہ لاہور کا ایک زون ڈپٹی چیف انسپکٹر آف بوائلرز کو بھی دیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ چیف انسپکٹر آف بوائلرز بھی انسپکشن کرتے ہیں۔

(ج) فروری 2012 میں گورنمنٹ آف پنجاب نے رہائشی علاقوں میں انسپکشن بحال کر دی ہے۔ انسپکٹوریٹ آف بوائلرز قانون اور پالیسی کے مطابق بوائلرز کی انسپکشن کر رہا ہے۔ کئی غیر قانونی بوائلرز کو نوٹس جاری کر رہے ہیں اور کچھ رہائشی علاقوں میں غیر قانونی بوائلرز کا آپریشن روک کر ان کے خلاف قانونی کارروائی بھی جاری ہے۔

(د) یہ بات درست نہ ہے۔ محکمہ صنعت بوائلر اینڈ پریشر ویسلز آرڈیننس 2002 کے مطابق کام کر رہا ہے اور محکمہ صنعت بوائلر اینڈ پریشر ویسلز (ترمیم) ایکٹ 2013 کا نفاذ کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب بوائلر اینڈ پریشر ویسلز سیفٹی بورڈ بھی وجود میں آ چکا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وحدت کالونی لاہور کے کوارٹرز کی مسماری

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ابھی recently اخباروں میں یہ بات چھپی ہے کہ حکومت پنجاب یا ایل ڈی اے وحدت کالونی میں سرکاری ملازمین کے لئے جو سرکاری کوارٹرز بنے ہوئے ہیں ان کے متعلق پتا چلا ہے کہ ان کو گرا کر حکومت وہاں پر کوئی commercial activity کرنا چاہتی ہے۔ میں آپ سے request کروں گا کہ اس تمام منصوبے کی تفصیلات اس معزز ایوان میں پیش کی جائیں۔ اگر حکومت actually یہ کرنا چاہ رہی ہے یا کرنے کا پروگرام ہے تو ان غریب ملازمین کو کوئی متبادل جگہ دینی چاہئے اور اس کے بعد اس پر کام شروع کیا جائے۔ میری آپ سے یہ request ہے کہ اس سے متعلق جو بھی concerned ہیں ان کو یہ حکم کریں کہ اس منصوبے کی تمام تفصیلات ایوان میں پیش کریں تاکہ ان غریب سرکاری ملازمین کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! اس معاملے کی انکوائری کر کے مجھے بتائیں گے۔ میں خود بھی اس کو دیکھتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ابھی ایک چھوٹا سا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جنرل کیڈر کے ملازمین کے ساتھ ساتھ ٹیکنیکل اور نان ٹیکنیکل و دیگر کو بھی اپ گریڈ کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس اسمبلی کے اجلاس کے دوران جو دو اچھے کام ہوئے ہیں میں اس کی تحسین کرتا ہوں۔ ایک تو محکمہ صحت جو بہت بڑا ہو گیا تھا اس کو دو حصوں میں segregate کیا گیا ہے، پرائمری، سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور میڈیکل ایجوکیشن و سپشلائزڈ ہیلتھ کیئر جو ایک اچھا قدم ہے اور اس سے نظام میں بہتری کی توقع ہے۔ اسی طرح "ایپکا" جو کہ کلرکوں کی ایک تنظیم ہے یہ اپنے حقوق کے لئے اور اپنے سکیلوں کی اپ گریڈیشن کے لئے جدوجہد کر رہی تھی، ان کو اپنے سکیلوں کی improvement مل گئی ہے۔ یہ ایک اچھا قدم ہے لیکن اس میں کچھ سقم رہ گیا ہے۔ ٹیکنیکل سٹاف ہے جو کہ پورے پنجاب کے مختلف محکموں میں موجود ہے۔ جیسے سب انجینئرز، ٹریسرز، ڈرافٹ مین، ہیڈ ڈرافٹ مین اور اسی

طرح نائب قاصد اور مالی وغیرہ بھی انہی کے ساتھ کام کر رہے ہوتے ہیں۔ بے شک ان کی تعداد تھوڑی ہے لیکن مثال کے طور پر ایک ٹریسر میٹرک کرنے کے بعد ایک کورس کرتا ہے پھر ٹریسر بنتا ہے جبکہ کلرک میٹرک کی بنیاد پر بھرتی ہوتا ہے اس لئے ٹریسر qualification کے لحاظ سے کلرک سے بہتر ہوتا ہے۔ کلرکس ساتویں گریڈ سے گیارہویں میں چلے گئے ہیں لیکن ٹریسر بے چارہ اسی طرح پانچویں سے ساتویں گریڈ میں بیٹھا ہے۔ میں شکر گزار ہوں کہ محترمہ وزیر خزانہ بھی تشریف فرما ہیں میں آپ کے توسط سے ان سے یہ درخواست کروں گا کہ جو پورے پنجاب کے مختلف محکموں جیسے اریگیشن، سی اینڈ ڈبلیو، ٹیوٹا کے اندر جو ٹیکنیکل سٹاف ہے یہ تعداد میں تھوڑا ہے ان کی تعداد لاکھوں کے مقابلے میں چند ہزار ہے۔

جناب سپیکر! میں درخواست کروں گا کہ ان کے اندر unrest ہے کیونکہ ان کے مقابلے میں جو کم qualified لوگ ہیں وہ زیادہ اپ گریڈ ہو گئے ہیں اور وہ بے چارے بیٹھے ہیں۔ یہ انصاف نہیں ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ across the board ہونا چاہئے اور وزیر خزانہ ان کے معاملے پر خصوصی توجہ فرماتے ہوئے اس پر working committee بنا کر ان کو بھی جلد از جلد اپ گریڈ کریں، میں شکر گزار ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! آپ یہ note کر لیں۔

وزیر خزانہ (محترمہ عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں نے note کر لیا ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: انجینئر قمرالاسلام راجہ مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی انجینئر صاحب!

مسودہ قانون (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن 2015،
مسودہ قانون (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان 2015 اور
تحاریک التوائے کار نمبر 1199، 839 بابت سال 2014 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 47 of 2015), The Ghazi University Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 48 of 2015), Adjournment Motion No. 1199/2014 moved by Mr. Amjad Ali Javed MPA(PP-86) and Adjournment Motion No. 839/2014 moved by Ms Azma Zahid Bukhari MPA(W-318)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 47 of 2015), The Ghazi University Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 48 of 2015), Adjournment Motion No. 1199/2014 moved by Mr. Amjad Ali Javed MPA(PP-86) and Adjournment Motion No. 839/2014 moved by Ms Azma Zahid Bukhari MPA(W-318)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 47 of 2015), The Ghazi University Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 48 of 2015), Adjournment Motion No. 1199/2014 moved by Mr. Amjad Ali Javed MPA(PP-86) and Adjournment Motion No. 839/2014 moved by Ms Azma Zahid Bukhari MPA(W-318)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر 25 بابت سال 2014 اور نمبر 11 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید حسین جہانیاں گردیزی: شکریہ۔ جناب سپیکر!

"میں تحریک استحقاق نمبر 25 بابت سال 2014 اور نمبر 11 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔اب سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر 12 بابت سال 2013، 20، 27، 30 بابت سال 2014 اور 1، 5، 8، 10، 12، 14 اور 16 تا 27 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 12 بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر 20، 27، 31، بابت سال 2014 اور تحاریک استحقاق نمبر 1، 5، 8، 10، 12، 14، 16، 18، 19، 20، 21، 22، 23، 24، 25، 26 اور 27 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں تین ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 12 بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر 20، 27، 31، بابت سال 2014 اور تحاریک استحقاق نمبر 1، 5، 8، 10، 12، 14، 16، 18، 19، 20، 21، 22، 23، 24، 25، 26 اور 27 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں تین ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 12 بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر 20، 27، 31، بابت سال 2014 اور تحاریک استحقاق نمبر 1، 5، 8، 10، 12، 14، 16، 18، 19، 20، 21، 22، 23، 24، 25، 26 اور 27 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں تین ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امجد علی جاوید مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015،
مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015 اور
مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ پنجاب 2014 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 39 of 2015), The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 41 of 2015) and the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch. Shahbaz Ahmad MPA, PP-143.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 39 of 2015), The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 41 of 2015) and the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch. Shahbaz Ahmad MPA, PP-143.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 39 of 2015), The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 41 of 2015) and the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch. Shahbaz Ahmad MPA, PP-143.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں طارق محمود پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر-II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال، 05-2004، 06-2005، 08-2007 اور 12-2011 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی معیاد میں توسیع

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 04-2003، 05-2004، 06-2005، 8-2007 اور 12-2011 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی-II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی معیاد میں مورخہ 12۔دسمبر 2015 سے ایک سال تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 04-2003، 05-2004، 06-2005، 8-2007 اور 12-2011 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی-II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی معیاد میں مورخہ 12۔دسمبر 2015 سے ایک سال تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 04-2003، 05-2004، 06-2005، 8-2007 اور 12-2011 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی-II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی معیاد میں مورخہ 12۔دسمبر 2015 سے ایک سال تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں طارق محمود پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر-II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی معیاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 2013-14 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 2013-14 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر-II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-فروری 2016 سے ایک سال تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 2013-14 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر-II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-فروری 2016 سے ایک سال تک توسیع کر دی جائے۔"

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کون سے رولز کے تحت oppose کر رہے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! Rule 166 reports of the Committee ہے آپ نے سوال put کیا ہے اسے oppose کرنے کا میرا حق ہے اور میں نے آپ کی اجازت سے کر دیا ہے۔ اگر حکم فرمائیں تو میں رول پڑھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس پر پہلے ایوان کی sense لے لوں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ consult کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ایوان کی sense لے لوں۔ میں نے consult نہیں کرنا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے oppose کرنا تھا وہ کر دیا۔ آپ sense of the House لے لیں وہ آپ کا حق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں وہی لے لوں اس کے بعد پھر آپ کو permission دوں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پھر مجھے دو لفظ کہنے کی اجازت فرما دینا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد میں آپ کو اجازت دے دوں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ تو میری حق تلفی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بعد میں دیکھوں گا۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 14-2013 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر-II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-فروری 2016 سے ایک سال تک توسیع کر دی جائے۔"

کیا توسیع کر دی جائے؟

معزز ممبران: توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کو ویسے ہی بات کرنے کا موقع دیتا ہوں آپ بات کر لیں۔ صدیق خان صاحب! آپ نے اس تحریک کو oppose نہیں کیا۔ ملک محمد احمد خان صاحب! ویسے آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں میں آپ کی بات سن لیتا ہوں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے ایوان کی sense لے لی ہے صدیق خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، ملک احمد خان صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ:

Rule 166 is clearly, the report of a Committee shall be presented within the limit fixed by the Speaker under rule 94 or within thirty days from the date on which reference was made to it is by the Assembly unless the Assembly, on a motion being made, directs time for presentation of the report be extended to a date specified in the motion.

جناب سپیکر! اب میں آپ کی توجہ صرف اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پارلیمنٹ کی Working basically, depends upon working of the Committees. Privileges Committee is a very significant Committee.

جناب سپیکر! ایک ممبر جس کا 2014 میں استحقاق مجروح ہوا اور وہ مجروح استحقاق کے ساتھ ڈیڑھ سال تک رپورٹ کا انتظار کرتے رہے یہ لطیفہ ہے یا حادثہ؟ لیکن دونوں میں سے ایک بات ضرور ہے۔ 2003 کے حسابات کی رپورٹس اور 2004-05,06,07,08 کی رپورٹس کی میعاد میں توسیع کی اجازت جو ابھی میاں طارق صاحب نے آپ سے مانگی ہے۔ آج تک اس کی رپورٹس ایوان میں lay نہیں ہوئیں اور ہم پھر وقت مانگ رہے ہیں۔ چلیں Bills میں تو کچھ deliberations کے لئے بات ہو، پانچ منٹ، ہیلتھ والے بل کو چھوڑ دیتے ہیں، ایجوکیشن والے بل کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن خدارا working of the Committee کے بغیر یہ پارلیمنٹ، آپ کا یہ ایوان، اسمبلی کا فورم متروک اور redundant ہو جائے گا۔ اس کی افادیت اس Chair نے کرانی ہے جہاں پر آپ بیٹھے ہیں۔ ان کو کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے کہ کہیں پارلیمنٹ کی effectiveness نظر آئے disconnect پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ جو کتاب میں لکھا ہے اسی پر ہی عملدرآمد کرا دیں۔ مہربانی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر اجازت دیں تو میں ان کی بات کا جواب دوں؟

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں اور اگر ہو سکے تو مہربانی کر کے کام ذرا جلدی کر لیا کریں۔ اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب محمد عارف عباسی کی تحریک استحقاق ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میں چھٹی پر ہوں تو اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق جناب انعام اللہ خان نیازی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں دو گزارشات کرنی چاہتا ہوں۔ پہلی گزارش یہ ہے کہ میری ایک تحریک استحقاق پر آپ نے ruling دی تھی کہ ایک مہینے کے اندر انکوائری کر کے اس ایوان میں رپورٹ پیش کی جائے۔ اب اس کو چار ماہ گزر چکے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ اس تحریک استحقاق کے حوالے سے استحقاق کمیٹی کی رپورٹ فوری طور پر ایوان میں پیش کی جائے۔

جناب سپیکر! میری دوسری درخواست یہ ہے کہ اس اجلاس کی ساری کارروائی Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 کے تحت چل رہی ہے۔ کچھ دیر پہلے آپ نے جو extension دی وہ Rule-166 کے تحت دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے extension نہیں دی بلکہ یہ اس مقدس ہاؤس نے دی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ایوان کسی معاملے پر extension اس وقت دے سکتا ہے جب rules اس کو permit کرتے ہوں۔ یہاں rules permit نہیں کرتے اس کے باوجود ایوان نے extension دے دی ہے۔ آپ Rule-166 کو amend کر لیں یا پھر کوئی نئے rules لے کر آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اسمبلی کا اختیار ہے اور ایوان نے ہی یہ extension دی ہے۔ بہت شکریہ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس سے متعلقہ rule میں shall کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اس میں لکھا ہوا ہے کہ:

> **166. Reports of Committees:-...**on a motion being made, directs that the time for presentation of the report be extended to a date specified in the motion.

تو اس rule کے تحت ایوان extension کر سکتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بھچر صاحب!

زرعی ٹیکس کا از سر نو تعین کرنے کے لئے ایوان کی کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ 1997 میں Agriculture Tax کا ایک Act منظور ہوا تھا جس کے تحت اس وقت کسانوں پر tax لگایا گیا تھا۔ جب یہ حکومت آئی تو اس نے بھی 80 ہزار روپے کو exempt کر کے وہ tax لگا دیا۔ اب اس کی جس طریقے سے implementation ہو رہی وہ ناقابل بیان ہے۔ ہو یہ رہا ہے کہ مقررہ ٹھیکہ پر ضلعی انتظامیہ خود assume کر کے پانچ یا دس ہزار روپے ٹیکس لگا رہی ہے۔ آپ اس کے contents پڑھیں۔ میں یہ عرض کرتا چلوں کہ اڑھائی سے تین لاکھ روپے business point of view سے business man کے لئے exemption ہوتی ہے۔ ہمارے اُوپر آمدن سے زیادہ ٹیکس لگایا جا رہا ہے اور assume بھی محکمہ مال خود کر رہا ہے۔ اس ایوان میں میرے زمیندار اور کسان بھائی بیٹھے ہوئے ہیں۔ کسانوں پر ایک اور ظلم کا اضافہ ہو رہا ہے اور ہم تو اسی طرح پستے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ بھی کسان ہیں تو میں آپ کی توجہ اس جانب دلانا چاہوں گا کہ کم از کم اس بارے میں ایک کمیٹی بنا دیں جو اس بابت ایک criterion طے کرے اور پھر اسی کے مطابق implement کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احمد خان بھچر صاحب! آج وزیر زراعت یہاں ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ پرسوں ان کو ایوان میں بُلوا لیتے ہیں اور وہ آ کر اس کا جواب دے دیں گے۔ وزیر زراعت کو پرسوں بُلوایا جائے۔ وہ انشاء اللہ یہاں ایوان میں پرسوں آئیں گے اور آپ کی طرف سے اُٹھائے گئے point کا جواب دیں گے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جناب محمد سبطین خان صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں جناب احمد خان بھچر صاحب کی بات کو second کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! وہ بات تو ہو گئی اور پرسوں میں نے وزیر زراعت کو بُلوایا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ ایوان میں صرف ایک منسٹر صاحبہ موجود ہیں۔اس ایوان کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے ہم روزانہ بات کرتے ہیں لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حکومتی بنچوں پر اس وقت صرف ایک وزیر صاحبہ تشریف فرما ہیں اور باقی سارے وزیر غائب ہیں۔

جناب سپیکر! تین ماہ بعد اجلاس آیا ہے تو کم از کم اجلاس کے دوران تو وزیر صاحبان ایوان میں اپنی حاضری کو ensure کریں۔ اگر وزیر صاحبان اتنے مصروف ہیں کہ تین مہینے کے بعد اجلاس آیا ہے اور وہ اس میں بھی تشریف نہیں لاتے تو پھر اس سے بُری حالت اس ایوان کی نہیں ہو سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھتے ہیں، تشریف رکھیں۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جب آپ نے ایک سال کی extension عنایت فرمائی تو میں اُس وقت بات کرنا چاہتا تھا لیکن موقع نہیں مل سکا۔ Income Tax Law میں بھی پانچ سال سے زیادہ case نہیں چھیڑا جا سکتا۔ محکمہ انکم ٹیکس اگر 2010-11 کی detail scrutiny کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔ ابھی تک 2003-04 کا آڈٹ مکمل نہیں ہوا اور آپ نے ایک سال کی مزید extension عنایت فرما دی ہے۔ وہ آپ کا اختیار ہے اور آپ نے اس کو استعمال کر لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! یہ میرا اختیار نہیں بلکہ اس ایوان کا اختیار ہے اور یہ extension بھی اس ایوان نے دی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایوان تو خاموش ہے۔ میری عرض سُن لیں۔ آپ نے مجھے floor دیا ہے تو میری بات سُن لیں۔ ایوان کی کارروائی کے اس وقت جو حالات ہیں وہ مجھے سمجھ نہیں آ رہے۔ میری آٹھ آٹھ مہینے کی تحاریک التوائے کار pending ہیں۔ آپ اور سپیکر صاحب نے مہربانی کر کے ان کو بار بار regular کیا لیکن وہ تحاریک floor پر نہیں آ رہیں۔ باقی معاملات بھی اسی طرح چل رہے ہیں۔ آپ میری طرف سے بے شک پانچ سال کی extension دے دیں لیکن اگر آپ اسی طرح سے ایک ایک سال کی extension دیں گے تو پھر کیا اس کام میں کوئی سنجیدگی رہ جائے گی؟ یہ amounts recoverable ہی نہیں ہیں۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ دس گیارہ سال کے بعد یہ amount کہاں سے اور کون recover کرے گا؟ جب آپ خصوصی حالات کی وجہ سے کسی کو

extensionدیں تو time limitکے ساتھ دیں اور اس time limitکے اندر اندر اس کو لازماً فائنل کیا جائے تاکہ اگر اس کی کوئی اپیل یا تردید بنتی ہے تو ہو سکے۔

جناب سپیکر!دوسری گزارش یہ کروں گا کہ جب بھی تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے تو درمیان میں دوسری باتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پہلے ہی اجلاس کافی عرصہ بعد آیا ہے۔ جب ہمیں ایک دوسرے کی شکلیں بھولنے لگتی ہیں تو اجلاس بُلا لیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ تشریف رکھیں۔ اب بہت ہو گیا۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحاریک التوائے لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار جناب محمد سبطین خان صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری ایک بہت ہی اہم تحریک التوائے کار ہے۔ مہربانی کر کے مجھے وہ پیش کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ کی جو پہلے تحریک التوائے کار آئی ہوئی ہے اس کو پڑھیں۔ اس کا نمبر 919/15 ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب آصف محمود ایوان سے باہر تشریف لے جا رہے تھے)

آصف محمود صاحب! آپ جس وقت واپس آئیں گے تو میں آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔

یونیورسٹیوں میں داخلے کے فرسودہ قوانین
کی وجہ سے طلباء کو مشکلات کا سامنا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں بطور مسلمان حکم ہے کہ مہد سے لحد تک علم حاصل کرو جبکہ پاکستان بھر اور خصوصاً پنجاب میں صورتحال اس کے برعکس ہے۔ خادم اعلیٰ پنجاب اور حکومت پنجاب شب و روز معیار تعلیم اور شرح تعلیم کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔ پنجاب کے بجٹ کا ایک بڑا حصہ فروغ تعلیم کے لئے مختص کیا گیا ہے لیکن

دوسری طرف افسر شاہی کا فرسودہ نظام اور سالوں پرانے اذکار رفتہ قوانین ان تمام کوششوں کے بارآور ہونے کے راستے میں نہ صرف رکاوٹ ہیں بلکہ ان پر پانی پھیر رہے ہیں۔ ان دنوں پنجاب بھر کی یونیورسٹیوں میں انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ کلاسز میں داخلوں کا اجراء ہو چکا ہے اور پنجاب کی تقریباً تمام یونیورسٹیوں نے داخلے کے لئے کوالیفائی کرنے کے لئے عمر کی اور مارکس کی حد مقرر کر رکھی ہے جو ایسے تمام افراد کے راستے میں رکاوٹ ہے جو ماضی میں اپنی مالی مشکلات یا دیگر مسائل کی وجہ سے تعلیم جاری نہیں رکھ سکے اور اب اپنی تعلیمی استعداد بہتر بنانا چاہتے ہیں یا مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن یونیورسٹیوں کے ایسے قواعد اور علم دشمن پالیسیاں ان کے لئے سدراہ ہیں جن کا تدارک اور تصحیح عصر حاضر کی اہم ضرورت ہے۔ ان فرسودہ قوانین کا شکار یہ لوگ آج کل علم کی پیاس بجھانے کے لئے یونیورسٹیوں میں داخلے کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں لیکن ان کی کہیں شنوائی نہیں ہو رہی۔ اس صورتحال سے مستقبل سے مایوس ان افراد میں خصوصاً بددلی اور اشتعال پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا، استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 958/16 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹرز اور پروفیسرز کی عدم دلچسپی

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بیشتر سرکاری ہسپتالوں میں جس طرح عام مریضوں کے ساتھ سلوک کیا جا رہا ہے اُسے زیر بحث لایا جائے۔ شوگر کے ایک مریض کو ایک سرکاری ہسپتال میں چھوٹے ڈاکٹر نے مسیحا بن کر بتایا کہ یہاں تو تمہیں انفیکشن ہو جائے گا تم فلاں پروفیسر کے پاس پرائیویٹ کلینک چلے جاؤ۔ مریض نے خرچے کا پوچھا تو چھوٹے مسیحا نے کہا کہ 3 لاکھ روپے تقریباً مریض نے اپنی غربت کا رونا رویا تو ڈاکٹر نے کہا تو پھر

ٹانگ کٹوانے کے لئے تیار رہو۔ایسے واقعات ہر وقت اور ہر روز سرکاری ہسپتالوں میں ہو رہے ہیں۔ محقق کے مطابق جب اس معاملے کو ایک ٹیسٹ کیس بناتے ہوئے ایک ایماندار پروفیسر سے معلوم کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ سرجری پندرہ منٹ میں ہو جائے گی جس کے لئے 3لاکھ روپے کی رقم ظلم ہے۔ لیکن تلخ حقائق ایسے ہی ہیں کہ کچھ پرائیویٹ ہسپتال بچوں کے ختنے کے لئے بھی پرائیویٹ روم میں رکھنے کو بچے کے لئے ضروری سمجھتے ہیں اور ممی ڈیڈی برگر خاندان من وعن اس پر عمل کرتے ہیں۔ مریضوں کو غیر ضروری طور پر پرائیویٹ ہسپتالوں میں رکھنا ایک علیحدہ فائیو سٹار بزنس ہے۔ محرک حیران ہے کہ سپریم کورٹ کی وہ رولنگ جس کے تحت پرائیویٹ ہسپتال اپنے ہاں 30فیصد بیڈ غریب مریضوں کے لئے مختص کرنے کے پابند ہیں کا کیا بنا، کیا کسی حکومتی ادارے نے ان ہسپتالوں کو سپریم کورٹ کے اس فیصلے کا پابند کیا یا کسی نے کوئی کارروائی کی ہے؟آج نہر پر واقع ایک ہسپتال کے جنرل وارڈ میں بستر کا کرایہ 9000روپے اور ڈاکٹر کے وزٹ کی فیس 3000روپے گندے نالہ پر واقع ایک اور پرائیویٹ ہسپتال میں جنرل وارڈ کے مریض سے 6000روپے یومیہ وصول کیا جاتا ہے اور ڈاکٹر کے لئے علیحدہ لئے جاتے ہیں۔ پرائیویٹ ہسپتالوں کے مالکان کے رہن سہن اور اخراجات کو دیکھ کر ان کی اصل آمدنی کا اندازہ لگانا مشکل نہ ہے۔ کسی وقت ڈاکٹر محمود چودھری نے سچ ہی کہا تھا کہ اب یہ ملک خداداد مرچنٹ ڈاکٹرز کا ملک ہے۔ محرک نے ایک بیوہ عورت کو اپنے ایک دوست پروفیسر جو ہیپاٹائٹس سی کے ماہر ترین سمجھے جاتے ہیں کے بارے میں بتایا جس کے لئے صرف انجکشنز اور دوائیاں 55000روپے کی صرف 30دن کے لئے حاصل ہوئیں جبکہ ڈاکٹر موصوف نے کوئی فیس نہ لی۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایک عام مریض صرف 55000روپے خرچ کر کے دوائی لے سکتا ہے؟ دیہی اور شہری عوام کی صحت کے معاملات کو سرکاری ہسپتالوں کے دِگرگوں حالات اور پرائیویٹ ہسپتالوں کی لوٹ کھسوٹ کا سامنا ہے جس پر ایوان میں بحث کر کے کچھ نہ کچھ مداوا کیا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی ابھی تک موصول نہیں ہوا، استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی next weekتک کے لئے pendingکر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب!ہم نے یہ تحریک التوائے کار آپ کے پاس 26۔اکتوبر کو بھجوائی تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کارچونکہ آج پڑھی گئی ہے تو انشاء اللہ next week ہم اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔آپ کے پاس یہ تحریک کب آئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کار26۔اکتوبر کو ہمارے پاس آ گئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب!یہ تو کوئی طریق کار نہیں ہے۔اس سے پچھلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید صاحب کی 8۔اکتوبر کو آپ کے پاس آئی ہے اور یہ تحریک التوائے کار26۔اکتوبر کو آپ کے پاس آئی ہے۔آپ مذاق نہ بنائیں اور مہربانی کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!آپ نے جو کرنا ہے وہ ٹھیک ہے جیسے آپ کا حکم لیکن آپ یہ بات سن لیجئے کہ یہ انتہائی burning issues ہیں جن پر یہ اس طرح کرتے ہیں۔آپ اس طرح نہ کریں آپ اس تحریک التوائے کار پر state away بحث کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب!میرے خیال میں یہ اجلاس دو یا تین ہفتے چلنا ہے تو next week میں یہ اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں گے آپ فکر نہ کریں۔اگلی تحریک التوائے کار بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،خواجہ صاحب!

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر!تونسہ شریف،tribal area اور ڈیرہ غازی خان میں ٹی ایم ایز کی طرف سے ملازمین کو پچھلے چھ مہینے سے تنخواہیں نہیں ملیں تو وہاں پر یہ بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے اور وہاں پر ہمیشہ ایسا ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد رمضان صدیق بھٹی صاحب!آپ یہ note کریں اور کل اس کا جواب دیں کہ تونسہ شریف اور ڈیرہ غازی خان میں یہ کیا معاملہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کیمونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! میں وہاں سے پتا کر اس معزز ایوان کو بتاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

انسانی سمگلروں اور ایجنٹوں کی لوٹ مار

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ قوم کے نوجوان انسانی سمگلروں کی طمع اور ہوس کے جس طرح نذر ہو رہے ہیں ان کی حالتِ زار سے یہ بے رحم ایجنٹ نوجوانوں کو سہانے خواب دکھا کر اور لاکھوں روپیہ لوٹ کر جو کچھ کر رہے ہیں اس کا آج تک کوئی تدارک نہ ہو سکا ہے۔ محرک اپنی گزارشات کو واضح کرنے کے لئے چند واقعات مختصراً ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہے۔ مورخہ 16-اکتوبر 2015 کو حیدر علی نامی 27 سالہ نوجوان کی لاش جب لاہور ائرپورٹ پر پہنچی جس کے ساتھ بے شمار دوسرے نوجوان بھی بے رحم ایجنٹ نے سمندر کی نذر کئے تھے۔ مرحوم حیدر علی نے اپنے بھائی ہاشم کو آخری لفظ یہ کہے کہ وہ اٹلی جا رہا ہے تاکہ خاندان کو پال سکے۔ اس کی لاش وصول کرتے ہوئے بے بس اور بے کس خاندان یہ بھی نہ جانتا تھا کہ وہ اپنا لہو کس کے ہاتھ پر تلاش کرے۔ منڈی بہاؤالدین کے ایک اور نوجوان ظفر اقبال کے ساتھ بھی ایسا ظلم ہوا اور مچھلی پکڑنے والی کشتیوں میں 600 افراد کو اس طرح ٹھونسا گیا جیسے کوئی بھیڑ بکریوں کو بھی ٹرک میں نہیں ٹھونستا۔ بھوکے پیاسے مظلوم مسافر لوگ ان بردہ فروش ایجنٹوں کے رحم و کرم پر بے رحم سمندری موجوں میں یوں گرتے ہیں جس طرح مردہ مچھلیاں۔ مظلوم نوجوانوں کو انجن روم والے حصے میں بھی رکھا جاتا ہے جہاں وہ چند گھنٹوں میں suffocation کی وجہ سے کھانس کھانس کر موت کی نذر ہو جاتے ہیں۔ تلخ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایجنٹس مظلوم مسافروں کو عین سمندر کے بیچ میں انجن بند کر کے تباہ حال کشتیوں میں چھوڑ کر رفوچکر ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں یا تو یہ لوگ بھوک پیاس سے مر جاتے ہیں یا کسی بھی ملک کی Coast Guard کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ مزید افسوسناک امر یہ ہے کہ بہت سے بچے اور خواتین بھی ان اندوہناک واقعات میں موت سے ہمکنار ہوئے ہیں۔ یہ ایجنٹس اور ان کے نمائندے پنجاب میں ہر شہر، قصبے، قریہ قریہ، گاؤں وغیرہ میں دندناتے پھر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! Immigration Ordinance 1979 under Section 13 & 18 کے تحت انسانی سمگلنگ انتہائی خطرناک اور ناقابل معافی جرم ہے جس کی ضمانت بھی ممکن نہ ہے لیکن یہ انسانی درندے قانون کی گرفت میں نہیں آتے۔ اب اس امر کی فوری ضرورت ہے کہ حکومتی سطح پر ایک بڑی مہم کے ذریعے عوام اور نوجوانوں کو ان ظالموں کے ہتھکنڈوں کے بارے میں پریس اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے مسلسل انتباہ کیا جائے اور ان بے رحم سمگلروں کو بمعہ ان کے ایجنٹوں کے قرار واقعی سزا دی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جسے میڈیا کو highlight کرنا چاہئے کیونکہ یہ خاندانوں کو تباہ کر رہا ہے۔ میرے حلقہ میں پورا گاؤں ہے جن کی پوری زمینیں اور جائیداد ایجنٹس کھا گئے ہیں۔ ان کا کچھ نہیں بنتا کیونکہ یہ غائب ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاس کئی کئی پاسپورٹ ہیں۔ یہ ایک انتہائی المیہ ہے جس کا اس وقت قوم کو سامنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ کے لئے pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر 48/16 ہے۔ میں اس تحریک التوائے کار کو out of turn لینا چاہتا ہوں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ بچوں کے سال کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پڑھ لیں۔

وائس چانسلر جی سی یونیورسٹی کی جانب سے نیشنل کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طلباء و طالبات کو دوبارہ داخلہ دینے سے انکار

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ امتحانات قریب آنے پر جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے الحاق شدہ ادارہ میں زیر تعلیم طلباء کو وائس چانسلر نے ری ایڈمیشن کی اجازت دینے سے انکار کر دیا جس سے طلباء کا تعلیمی سال ضائع ہونے اور تعلیمی

مستقبل مخدوش ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہائشی 12 طلباء جو کہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے الحاق شدہ نیشنل کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایم ایس سی فزکس اور کیمسٹری کی کلاس میں زیر تعلیم ہیں نے گزشتہ سال حکومت پنجاب کی سرکاری سکولز کے اساتذہ کے لئے اگلے سکیل میں ترقی کے لئے اپنی تعلیمی قابلیت بہتر بنانے کی شرط عائد کر دی اور اس قانونی تقاضے کو پورا کرنے کے لئے نیشنل کالج میں ایم ایس سی کی کلاسز میں داخلہ حاصل کیا اور فسٹ اور سیکنڈ سمیسٹر کے امتحانات دیئے۔ یونیورسٹی کی کم از کم GPA حاصل نہ کر سکنے کی وجہ سے دوبارہ فسٹ سیمسٹر میں داخلہ حاصل کیا اب جبکہ امتحانات کی تاریخ اناؤنس ہو چکی ہے تو وائس چانسلر نے متذکرہ بالا طالب علموں کو داخلہ کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے جس سے طلباء کا نہ صرف تعلیمی سال بلکہ ان کا تعلیمی مستقبل بھی مخدوش ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ ایک طرف تو بطور مسلمان ہمیں مہد سے لحد تک تعلیم حاصل کرنے کا حکم ہے اور حکومت بھی شرح تعلیم میں اضافہ کے لئے سالانہ اربوں روپے خرچ کر رہی ہے جبکہ دوسری طرف ذمہ داران درس وتدریس و فروغ تعلیم کا رویہ یہ ہے کہ وہ تشنگان علم کو رعونیت سے دھتکار رہے ہیں۔ تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند افراد پر تعلیم کے دروازے بند کر کے یہ کون سی علم دوستی اور خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اس صورتحال سے متاثرہ اور ان کے ساتھ دیگر طلباء میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ کے لئے pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 960 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ جی، شیخ صاحب!

انڈیا سے سبزی اور فروٹ کی درآمد

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔

جناب سپیکر! خوش قسمتی سے وزیر خزانہ صاحبہ بیٹھی ہوئی ہیں اور میں یہ چاہوں گا کہ میں جو بات اب کرنے لگا ہوں، ایوان میں حالانکہ اس وقت کوئی اتنی حاضری۔ جیسی بھی ہے آپ کے سامنے ہے میں point out نہیں کر رہا لیکن منسٹرز کو ہونا چاہئے تھا۔ مسئلہ یہ ہے کہ بیرون ممالک سے سبزیوں اور فروٹ کی درآمد نے پنجاب کے کسانوں کو تباہ کر دیا ہے۔ زمینی حقائق اس طرح ہیں کہ 137 اشیاء سبزیوں، فروٹ، کیلا اور سیب وغیرہ کی 2012 میں ہندوستان سے بذریعہ واہگہ درآمد کی اجازت دی گئی (جن لوگوں نے اجازت دی ان کے نام تاریخ میں لکھے جائیں گے کہ کیوں دی؟) جس کے نتیجے میں صرف پچھلے سال 26۔ارب روپے کی سبزیاں اور فروٹ درآمد کیا گیا۔ محرک under Invoicing اور damping کا ذکر دانستہ نہیں کر رہا۔ اگر میں یہ ذکر چھیڑ دوں تو بات بہت دور جائے گی۔ جو ایک الگ داستانِ ہوشربا ہے۔ ایران سے سیب کی ناجائز درآمد نے بھی ملکی سیب کے Growers کو تباہ کر دیا ہے اور انتہائی قیمتی زرمبادلہ بھی ضائع ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! ایران جس طریقے سے ہماری کرنسی جا رہی ہے وہ بات اگر میں بتاؤں تو آپ بھی حیران رہ جائیں گے کہ اس ملک کے ساتھ ہو کیا رہا ہے؟ درآمدی سبزی و فروٹ کو حقیقتاً پنجاب کے کسانوں کی تباہی کی قیمت پر منگوایا جا رہا ہے۔ Duty Free Imports درحقیقت انڈیا کو Most Favourite Nation(MFN) کا عملی مقام دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف بھارت اپنے کسانوں کو Subsidy کی مد میں 100 بلین ڈالر سے زیادہ ادائیگی ایک سال میں کر رہا ہے اور ادھر ہمارے پنجاب میں بجلی، کھاد، بیج اور زرعی ادویات کے نرخ کسان پر ظلم عظیم ہیں۔ آج حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی سبزی یا فروٹ کا ریٹ ذرا سا بھی بہتر ہوتے ہی گھنٹوں میں سینکڑوں کے حساب سے ٹرک بھارتی سبزی، فروٹ، کیلا وغیرہ لے کر واہگہ بارڈر پہنچ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! ان کو revolving LC کی اجازت ہے یہ telephonically منگواتے ہیں اور ہمارے کسان اور آڑھتی تباہی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس سال روئی کی قیمت 30 فیصد کم ہونے سے کسانوں کو مشکل وقت کا سامنا ہے۔ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان 10 لاکھ گانٹھ خریدنے کا وعدہ پورا نہیں کر سکی۔ چاول کے کاشتکاروں کے لئے 5 ہزار فی ایکڑ سبسڈی اور فاسٹ فیڈ کھادوں کے لئے 15۔ارب روپے کی سبسڈی یہ سب کہاں ہیں؟ گنے کے کاشتکاروں کو CPR کو چیک کا درجہ دینے کے حکومتی وعدہ کا کیا ہوا؟ جو محرک بے شمار دفعہ کر چکا ہے۔ آج صرف میرے حلقے کی ایک مل نے کسانوں کا 100 کروڑ

روپیہ دینا ہے۔ میں یہ ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں اور میرے حلقے کے کسان 20 سے 25 فیصد کٹوتی کروا کر بھی فرنٹ مینوں کو CPR فروخت کر رہے ہیں۔ یہ ان کسانوں کا حال ہے جنہیں ہم پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے۔ ایوان کو یہ سن کر افسوس ہوگا کہ بھارت سے 15۔ارب روپے کا ٹماٹر اور 14۔ارب روپے کا لوبیا بھی منگوایا گیا ہے۔ اس پر مزید المیہ یہ ہے کہ واہگہ بارڈر پر کوئی quarantine facility بھی نہ ہے اور مضر صحت سبزیوں اور فروٹ کی بے دریغ درآمد جاری ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ نے ایک ہی تحریک میں اٹھارہ چیزوں کا ذکر کر دیا ہے۔ آپ نے چاول کا ذکر بھی کیا ہے، کھاد کا بھی ذکر کیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ سب Agriculture related ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر ایک دن بحث رکھ لیتے ہیں جس میں یہ ساری چیزیں آ جائیں گی۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتہ کے لئے pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلے ہفتہ میں آپ سارے محکمہ جات سے اکٹھا جواب لائیں گے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ جی، آصف محمود صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس ایوان کی توجہ کے لئے اس اسمبلی کی پروسیڈنگز کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ میں گزشتہ دنوں ایک پرائیویٹ ادارے کی رپورٹ پڑھ رہا تھا۔ وہ پڑھ کر میں خاصی پریشانی میں مبتلا ہوا کہ پنجاب اسمبلی جو پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کا ایوان ہے۔ اس کی پروسیڈنگز ایسی ہے اور اس کی جو گزشتہ اڑھائی سال کی performance ہے۔ اس میں گزشتہ سال میں Rules of Procedure میں minimum days رکھے گئے ان میں سے بھی 58 working days تھے جس کا اوسطاً ٹائم دو گھنٹے اور 10 منٹ تھا۔ یہ اسمبلی دو گھنٹے اور 10 منٹ کے لئے 58 دن کے لئے پچھلے ایک سال میں ملی جس کے اندر تقریباً 4500 سوالات ممبران کی طرف سے پیش کئے گئے، 3600 سوالات take up ہوئے جن میں سے 1050 سوالات کے محکمہ جات نے نے غلط

جوابات دیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے کہ ہمیں لوگ منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف محمود صاحب! یہ رپورٹ مجھے لازمی دکھائیے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کو دکھاؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں جس issue پر ابھی بات کرنا چاہتی ہوں اس پر میں تحریک استحقاق بھی لاسکتی تھی میں اس پر اپنی ذات سے بالاتر ہو کر بات کرنا چاہتی ہوں۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے جناح ہسپتال میں ایسے مریض آئے جو کافی critical تھے اور ان کی وہاں کوئی شنوائی نہ تھی۔ میں نے DMS سے فون پر بات کرنا چاہی کہ میں نے لواحقین کو کہا کہ میری ان سے بات کروائیں تاکہ میں انہیں کہوں کہ وہ ان کو seriously کیوں نہیں لے رہے؟ ان خاتون ڈاکٹر صاحبہ نے بات کرنے سے انکار کر دیا کہ ہمیں اجازت نہیں ہے۔ ہم کسی ایم پی اے سے بات نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد پھر میری colleague کے بھائی کافی critical تھے۔ وہ وہاں پہنچی اور وہی DMS بیٹھی تھیں اور انہوں نے کہا کہ میں کسی سے بات نہیں کر سکتی۔ مریض کی حالت انتہائی خطرناک تھی مجھے خود وہاں پہنچنے میں دس منٹ لگے۔ میں جب وہاں پہنچی تو وہاں آکسیجن کا سلنڈر نہیں تھا، کوئی ventilator خالی نہیں تھا۔ He died in front of my eyes لیکن ان DMS صاحبہ کا یہ مؤقف تھا کہ میرا ڈیوٹی ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ میں اس کیس کو نہیں دیکھ سکتی۔ میں تو ایک ایم پی اے تھی وہاں جاکر میں نے ایم ایس کو بھی بلا لیا تمام کو لائن حاضر کر دیا لیکن مریض تو اپنی جان سے گیا۔

جناب سپیکر! ایک عام آدمی کی ان ہسپتالوں میں کیا حیثیت ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک لمحہ فکریہ ہے اگر گورنمنٹ کے ہسپتالوں کی یہی صورتحال رہی کیا انسانی جانیں اتنی سستی ہیں؟ زعیم قادری صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ talk shows میں تو بہت بولتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ زعیم قادری صاحب سے متعلقہ بات نہیں ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ سب کے متعلقہ ہے، یہ ہم سب کے لئے question mark ہے کہ اگر ایک ایم پی اے کے وہاں جانے سے بھی ایک ڈپٹی ایم ایس اتنا powerful ہے کہ انسانی جان کو وہ یہ وقعت دیتا ہے تو پھر بہت ہی افسوس کی بات ہے اور اس پر ضرور ایکشن لینا چاہئے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جی، اس پر ایکشن لیتے ہیں۔ اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔ مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں لیکن لاء منسٹر صاحب کی طرف سے یہ request آئی تھی کہ آج وہ ادھر موجود نہیں ہیں تو اس کو ہم next Tuesday کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم کل ایک قرارداد پیش کرنا چاہتے تھے، اس میں حکومتی بنچوں کی طرف سے اور جناب سپیکر نے بھی یہ کہا تھا۔ یہ پٹرول کی قیمتوں سے متعلق مفاد عامہ کی ایک انتہائی ضروری قرارداد تھی اور باقی سارے صوبوں میں یہ قرارداد پاس ہو چکی ہے۔ سندھ اسمبلی نے بھی پاس کر دی ہے کہ پٹرول کی قیمت 40 روپے فی لٹر مقرر کی جائے۔ آج کے دن کا وعدہ ہوا تھا کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے کو اسے take up کریں گے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کو آپ out of turn لے لیں اور اس قرارداد کو ہم پاس کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری گزارش یہ ہے کہ آج لاء منسٹر صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں اور rules کے مطابق بھی سات دن کا نوٹس آج کے دن سے دینا پڑتا ہے کیونکہ آج آپ یہ قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں اور out of turn لینے کے لئے آپ کو لاء منسٹر صاحب سے ہی بات کرنا پڑے گی۔ میرا خیال ہے کہ کل لاء منسٹر صاحب آجائیں گے تو میری request ہے کہ کل تک اس کو pending کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سپیکر کے پاس تو یہ powers ہیں۔ آپ جب چاہیں take up کیوں نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! سپیکر صاحب نے آپ کی بات سنی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس نیکی کے کام میں آپ کا بھی نام لکھا جائے گا کہ آپ نے عوامی حقوق کے حوالے سے یہ بات سنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! کل لاء منسٹر صاحب آجائیں گے تو ان کا مؤقف بھی سامنے آجائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ rules کا reference دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں نے تو rules کے مطابق ہی ایوان چلانا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! حکومتی بنچوں میں سے کوئی اور منسٹر، یہاں پر وزیر خزانہ صاحبہ بیٹھی ہیں آپ ان سے بات کر لیں۔ ہم نے کل بات کرنے کی کوشش کی ہے تو سپیکر صاحب نے آج کے دن کی commitment کی ہے۔آپ کل کی کارروائی نکال کر دیکھ لیں کہ اس میں کیا سپیکر صاحب نے یہ نہیں کہا کہ کل پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور ہم کل اس کو take up کریں گے۔ اگر آج لاء منسٹر صاحب نہیں ہیں تو کوئی منسٹر بھی حکومتی بنچوں کی طرف سے آ جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری گزارش یہ ہے کہ کل تک اس قرارداد کو pending کر لیں۔ میری request یہ ہے کہ کل اس کو ہم انشاء اللہ take up کریں گے۔ جی، بہت شکریہ۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 3۔فروری 2016 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔